

دفعہ درجہ اولیٰ علیہ السلام
آمنہ

حسنیہ و خیراتی
کمیٹی

حسنیہ و خیراتی
کمیٹی

وَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْ إِنَّا لَنُصَلِّىَ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ الْأَنْبِيَاءِ
كَمَا اسْتَحَقَّتْ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ نَزَلَ

ان دلوں کو جو دہل دے اسے قادر خدا : تو تو رب العالمین، اور سب کا شہریار
میں تو ترے حکم سے آیا مگر اسوس ہے : چل رہی ہے وہ ہوا جو رختہ انداز بہار
ابن مریم ہوں مگر آنا نہیں میں چرخ کر : نیز جہدی ہوں مگر بے تیغ اور بے کار زار
ملک سے مجھ کو نہیں طلب نہ جنگل سے کوکھم : کام میرا ہے دلوں کو فتح کرنا نے دیار
صدق سے میری طرف آؤ اسی میں غیر ہے : ہیں درندے ہر طرف میں غایت کا ہوں حصار

سر کو پیٹو آسمان سے اب کوئی آنا نہیں
عمر دنیا سے بھی اب ہے اٹھیا ہفتم ہزار

لیا ایسا نام سے وقت خواں ہے
کوئی پہنچا بہار جاہ و دواں ہے

دوبارہ شادی آخر زماں ہے
سبیل جاؤ گو وقت آقاں ہے



زنجو - پاکستان
بہد خلافت مبارک

سیائے زمان کا یاں مکان ہے
زمینی قادیان دارا کاں ہے

اگر پیچے کوئی نیلے کہاں ہے
تو کہہ دو اس کا معنی قادیان ہے

عالم حضرت امیر المؤمنین حلیفہ المسیح الثانی میرا بشیر الدین محمود احمد امام احمد اید اللہ تعالیٰ

موتب کردہ

خاکار محمد یامین تاجرت آف قادیان حال مرکز جدید الہجرت رتوہ پاکستان
(دسمبر ۱۹۶۲ء کی پینتالیسواں سال)

پیشہ ورانہ کتب خانہ

پیشہ ورانہ کتب خانہ

ایک ملا سے میری باتیں

راہِ قلم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اہل انصاف کو لکھی کہ
 کو ملا کہ ملا زادہ راہ میں ہیں چاہا اس سے کچھ باتیں کریں
 کچھ کیا توں دعا ہے اذقہ میں اور استیجا کا دھیلہ ساتھ میں
 چہ نصا کے ساتھ کچھ بیچ بھی بیڑا راتے جاتے ہیں کچھ آپ ہی
 ایسے کہ نے جب سلام انکو کیا کچھ جواب اس کا نہیں مجھ کو دیا
 پڑھ چکے تھے چوڑا کو توری غرض کی میں نے خطا کیا ہو گئی
 آپ بولے کہ کچھ کچھ دیکھو چودھری جی کو نہ بڑھائے خبر
 رہا کہدے سب کو بر ملا نویں بھی میرا ڈی ہو گیا
 بولنے سے اس لئے معذور ہوا جاتے ہیں آپ میں مجبور ہوا
 پتھر کی رانی ہیں جس نے کہا اور باہر دروان کو نے کیا
 دان کہا میں نے بلورنگ جو تم سرکا باتیں نہ کہتا ہوں نوا
 سرخدا کہتا ہے علی مرگیا اس جہاں صاف رحمت کر گیا
 سرخسرت نے پھر حرج میں انکو دیکھا مردگان کے تاج میں
 چہ جواب نے کہا اجماع ہے غفلت فانی ہوئی ہر ایک شے
 پھر کیا انہ نے زبانا نہیں آدمی کی سق ہے یہ زمیں
 ایسے غرائس میں کہتا آیا تین غیر احیاء کر رہا اموات میں
 دیکھ زلف برکے پھر گاہ میں تھیں بیسایا اٹھ لاجتوہ
 رعد فرمایا شیل ہد سوی ہے خلافت میں ہوتی ہستی
 تھا شیخ اس کا خلیفہ آخری چاہیہ اب ایک عیسے احمدی
 برتا تا ہے میں حریف کہتا ہے شیعہ اور مشیت یہ خدا
 علیہ دونوں کا تریا مختلف تانہ دھوکے میں ہو کوئی مخوف
 ابن مریم کے سمجھنے کے لئے سورہ تحریم کو پڑھ لیجئے
 چر تاپا اپنے تہدی کا نشانہ جو ہر اذیت مغرور پر غیاں
 تیر دین کو اور اٹھائیں کو انہیں بخش بدکردوزوں میں ہو

اور پھر طاعون آئی اس قدر بولی اٹھے سارے کیشراہیں المضر
 آؤنی بیکار زندہ میں ہو میل منتظر اخبار ہوں چلی جا کر مل
 پھیل جائے ساری دنیا میں دہشت ہو جس کا کہف کی سورہ میں ہے
 اس گھڑی آئینکا بیٹے بالضرہ اس کا کہ ہو شہرہ دور دور
 سب میں شرق و مشرق اک شہر ہو قادیان کدہ قریب نہر ہو
 چادریں دوزخ دہنگی کے نکال یعنی لاحق حال دو بیمار بان
 اسرائیل قدر بنی کی نیک خو اور علی الجبرہ انبی الاعد ہو
 چودھویں کے سر پہ آئے ٹاکا اہل قادیان سے غلام احمد بنو نام
 العزیز جیسا کتب میں تھا لکھا وقت حیب آیا تو ایسا ہی ہوا
 میرا نے دید یا یہ شہنشاہ جیسے دوجی خطا ہے خاک ر
 گو مخالف ہونے کھیرے صدر ہزار پر کچھ مانیں گے آخر آتھار
 ابانچھے کوئی نہیں ہے جانتا ایک ذلت ایسا کر آجھا نہ گا
 دور سے چل کر یہاں گورائینگے بیسیوں تحفے تحائف لائینگے
 بات جو اس نے کہی پوری ہوئی پر تعجب ہے تمہیں دور سے ہوئی
 زلزلہ ملا غون مزمع کا خبر بیکردوں ایسے نشان میں کشا
 جو مخالف سامنے آیا ہلاک یا گرفتار غدا پ دردناک
 ہر کہاں آئے کہاں ڈوٹی کا نام اور پھرہ آریں کا لیکھرام
 کشتہ تیغ دنیا میں یہ بھی ہوتی ہے تائید جموں کی بھی
 محج کو تیلو کہ کوئی غفتری ہو خدا کی وحی کا یوں غنی
 اور پھر اتنے برس زندہ رہے کامیابی پاک کے دنیا سے مر
 اور پھر خلیفہ میں اس نے کہا مصطفیٰ ارا نام ویشوا
 اقتداء قول اودہ جان ما ہر چیز و تائید شہود بیان است
 مانے میں کیا تا قی ہے اسے تم جھگڑتے ہو بھلا کس بات
 سن کے بلا قاضی خاں سچو کہوں میں تو بعیت کیلئے تیار ہوں

پر مرے گھر میں پھر آئینگی کہاں
 اک محلہ کی یہ اتنی روشیاں
 (اکمٹل)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

خدا کے فضل اور رسم کے ساتھ اِصْحٰی
هُوَ اَللّٰهُ

اختلافات کا اصل انکشاف

جميع فرق اسلاميه بالاتفاق اس بات کے قائل ہیں کہ ائمتہ محمدیہ کی اصلاح کے واسطے آخری زمانہ میں ایک شخص کو خدا تعالیٰ المبعوث کرے گا۔ اور وہ امام ہمدی اور عیسیٰ بنی اللہ ہوگا۔ جیسا کہ حدیث لَامُحَمَّدِیْ اِلَّا عِیْسٰی رابن ماجہ سے ظاہر ہے۔ مگر وہ اس آنے والے امام کو ائمتہ موسویہ کا حق عیسیٰ خیال کرتے ہیں۔ اور ہم اس کو بموجب قرآن کریم و احادیث صحیحہ اسی ائمتہ محمدیہ کا ایک فرد یقین کرتے ہیں۔ قرآن کریم کی سورۃ نور آیت استخفاف سے ظاہر ہے کہ خلفاء ائمتہ محمدیہ اسی ائمتہ میں سے ہوں گے۔ وہاں لفظ مِشْکُمْ موجود ہے۔ اور صحیح بخاری کی حدیث میں لکھا ہے اِصْحٰبِ مِشْکُمْ۔ وہ عیسیٰ اسی ائمتہ کا ایک فرد ہوگا۔ اور مسلمانوں کا امام ہوگا۔ اور ہم حضرت احمد قادیانی کو اسی بناء پر ائمتہ محمدیہ کا ایک فرد ائمتہ اور نبی اللہ یقین کرتے ہیں اور آئندہ واسطے کو عیسیٰ بنی اللہ مانتے ہیں۔

مگر ہمارے غیر احمدی مسلمان جو حضرت عیسیٰ نامہری کو آنے والا امام جانتے ہیں۔ نہ تو قرآن کریم سے یہ بات ثابت کر سکتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ نامہری اب تک اس جسد عنصری کے ساتھ زندہ موجود ہیں۔ اور نہ آسمان پر ان کا چڑھنا ثابت کر سکتے ہیں اور نہ یہ بات ثابت کر سکتے ہیں کہ انسان کبھی آسمان پر اس جسد عنصری کے ساتھ زندہ چڑھ سکتا ہے۔ اور نہ حضرت عیسیٰ نامہری کو زمین پر کسی جگہ زندہ بنا سکتے ہیں۔ پس ۱۹۸۰ سال ہو گئے کہ وہ فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں۔ اور کثیر مری نگر محلہ غانیار میں ان کی قبر موجود ہے۔ وہاں کے لوگ ان کو عیسیٰ نبی۔ یوز آصف نبی۔ جو دراصل یسوع بن یوسف سے بگڑا ہے کہتے ہیں۔

بھلا کوئی انسان دو ہزار سال زندہ رہ سکتا ہے۔ اور پھر آسمان پر چڑھنا جب کہ آسمان انسان کی سکونت کا مقام ہی نہیں ہے۔ چنانچہ غیر احمدی مسلمان ہم سے اسی واسطے ناراض ہیں کہ ہم ان غلط باتوں کو صحیح نہیں مانتے اور ان سے اتفاق نہیں رکھتے۔ ہمارے قلم قاضی محمد یونس صاحب نے ایک کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صدارت میں ہمارے ہاں مفرد کتب مدخل موجود ہیں۔ گزارش تحقیق و تصدیق کے لئے لکھا سکتے ہیں۔ (از دکان محمدیہ میں تاجر کتب)۔ ربوہ۔ پاکستان

فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيَّ

(فرمودہ عالیحضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ)

اس آیت کے متعلق مخالفین کہا کرتے ہیں کہ قرآن مجید میں فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي کا لفظ ہے اور یہ ہم بھی مانتے ہیں کہ نصاریٰ کی مگر اسی حضرت عیسیٰ کی توفی کے بعد ہی ہوئی ہے مگر توفی کے معنی یہاں پر پورا پورا لینے کے ہیں یعنی جسم مع الروح لینے کے۔ اس لئے اس شب کے ازالہ کے واسطے تین دلیلیں اس بات کی دیتا ہوں کہ اس آیت میں توفی کے معنی قبض روح کے ہیں قبض الجسم مع الروح کے معنی غلط ہیں۔

(۱) پہلا ثبوت یہ ہے کہ جب توفی یعنی باب تفتل ہو اور فاعل اللہ تعالیٰ ہو اور مفعول یہ کوئی ذی روح ہو تو وہاں ہرگز سوائے قبض روح کے اور کوئی معنی نہیں ہوتے۔ یعنی اس فعل کا اثر روح پر پڑتا ہے ذی روح کے جسم سے اس فعل کا کوئی تعلق نہیں۔ پس پہلی دلیل اس بات کی کہ توفی کے معنی مفعول یہ کے ذی روح ہونے کی صورت میں سوائے قبض روح کے نہیں۔ اور جب عربی میں یہی ایک معنی ہیں تو اس آیت میں جو عَرَبِيٌّ قَبِيضٌ ہے عربی زبان کے خلاف کس طرح اور کوئی معنی مراد ہو سکتے ہیں۔

(۲) دوسرا ثبوت یہ ہے کہ قرآن مجید میں توفی کا لفظ سوائے فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي اور لِيَحْيِي رَاقِي مَتَوَفِّيكَ كَيْفَ يَسَّرُ مَقَاتِلَ میں سے کسی ایک جگہ ہی وہ معنی استعمال کئے جاتے مگر آیات متنازعہ فیہا کے سوا باقی تمام آیات میں توفی کے معنی قبض روح ہی کئے جاتے ہیں۔ یہ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ توفی کے معنی صرف قبض روح کے ہیں۔ بعض لوگ اس کے جواب میں قرآن مجید کی دو آیات پیش کرتے ہیں (پارہ ۶۴ روح ۲) اَللّٰهُ يَتَوَفَّي الْكَافِرَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَكَامِهَا اَللّٰهُ يَقْبِضُ رُوحَہَا کَوَیْنِہَا اَللّٰهُ يَتَوَفَّي الْكَافِرَ حِينَ مَوْتِہَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَکَامِہَا اَللّٰهُ یَقْبِضُ رُوحَہَا کَوَیْنِہَا (پارہ ۱۴ روح ۱۲) ان دو آیات سے استدلال کیا جاتا ہے کہ یہاں پر توفی کے معنی قبض روح نہیں۔ اس کے دو جواب ہیں۔ ایک تو یہ کہ اگر یفرض محال ان آیات میں توفی سے مراد قبض ہے تو بھی فرق مخالف کا مطلب حاصل نہیں کیونکہ فرق مخالف کے نزدیک تو توفی کے معنی پورا پورا جسم مع الروح لینا ہے اور یہ قبض کے مخالف ہے قبض میں جسم پورا پائی پر متاثر ہے پس قبض کے معنی ثابت ہونے سے فرق مخالف کو فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہی ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ توفی کے معنی قبض نہیں کوئی تخت کی کتاب دیکھ لو کہیں بھی توفی کے معنی قبض نہ ہونگے بلکہ جبرگہ قبض روح ہی کے معنی ہیں اور ان آیات میں بھی قبض روح ہی مراد ہے اسی اتنی تفصیل ہے کہ قبض روح دو وقت ہوتا ہے ایک موت کے وقت اور وہ دائمی ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا فَيُصَوِّغُ الرَّحْمٰنُ قَبْضَیْ

عَلَيْهَا الْمَوْتُ رُسُودَةٌ زَمْرُكُوشُ) یعنی موت کے وقت یوقین روح ہوتی ہے وہ دالھی ہے۔ پھر روح واپس اس جسم غصری میں نہیں آتی۔

یعنی نیند کے وقت جو قبض روح ہوتی ہے وہ عارضی ہوتی ہے پس ان آیتوں میں بھی توفیٰ کے معنی قبض روح ہی کے ہیں جسم کے قبض کا ان میں بھی ذکر نہیں۔

(۳) تیسرا ثبوت کہ توفیٰ کے معنی اس آیت میں قبض کے ہیں اور قبض روح بھی دہائی یعنی موت الی یہ ہے کہ بخاری شریف میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حوض کوثر پر آپ کوثر بلا رہوں گا کہ فرشتے بعض لوگوں کو دوزخ کی طرف لے جائیں گے۔ میں ان کو پہچان کر کہوں گا کہ اَصْبَحَیْ اَصْبَحَیْ یعنی انہیں کیوں پکڑا ہے یہ تو میرے صحابی ہیں تو فرشتے کہیں گے کہ لَا تَعْلَمُ مَا آخَرُ ثَوَا بَعْدَ لَکَ لَمَّا یَزَالُوا مُزْتَدِّیْنَ مِنْهُ فَارْقُبْهُمْ یعنی تجھے کیا معلوم کہ انہوں نے تیرے بعد دین میں کیا کیا نئی باتیں نکالیں۔ یہ تو جب تو ان سے جدا ہوا مرتد ہو گئے تھے آگے لکھا ہے۔ فَاقُولْ کَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنی کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبُ عَلَیْهِمْ یعنی میں بھی کہوں گا جس طرح عیسیٰ بن مریمؑ نے کہا کہ جب تو نے مجھے وفات دیدی تو تو ہی ان کا نگراں تھا۔ اس حدیث سے ظاہر من الشمس ہو گیا کہ توفیٰ کے معنی اس آیت میں قبض روح سینی موت کے ہیں۔ کیونکہ اس آیت میں توفیٰ کے معنی پورا پورا لینے کے نہیں یعنی جسم مع روح زندہ اٹھا لینے کے تو کبھی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نہ فرماتے کہ میں بھی یہی آیت پڑھوں گا۔ کیونکہ بنی کریم صلعم تو اپنی قوم سے وفات پا کر جدا ہوئے تھے۔ وہ کس طرح حضرت عیسیٰؑ کے الفاظ ادا کر سکتے ہیں۔ ہو کہ اپنی قوم سے بقول فریق مخالف زندہ جدا کئے گئے تھے لیکن چونکہ بنی کریم صلعم باوجود وفات پا کر اپنی قوم سے جدا ہونے کے وہی الفاظ بطور عذر ادا فرمائیں گے جو الفاظ حضرت عیسیٰؑ نے عذر میں کہے ہیں۔ اس لئے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ بھی اپنی قوم سے وفات پا کر جدا ہوئے ہیں۔ زندہ نہیں جدا کئے گئے۔ (از رسالہ نقشبۃ دقایق ص ۷۷)

منہاجات بیدگاہ فاضلی الحاجات

راہہ حضرت میرزا قاسم نواب حاشیہ نامہ جان

میں نہیں مانگتا کہ تو زبردستی
 جس سے باطن خیال ہوا یہ دور
 وہ دل ہے جس میں ہوتی الفت
 جب ملک حشر سے روکے یہ پتہ پول
 میں نہیں مانگتا کہ تو زبردستی
 جس سے باطن خیال ہوا یہ دور
 وہ دل ہے جس میں ہوتی الفت
 جب ملک حشر سے روکے یہ پتہ پول
 میں نہیں مانگتا کہ تو زبردستی
 جس سے باطن خیال ہوا یہ دور
 وہ دل ہے جس میں ہوتی الفت
 جب ملک حشر سے روکے یہ پتہ پول

یہ فرشتہ بزرگ حال ہے کہ یہ
میرے ناصر تو میری نصرت کر
تو بھی خادج کرے نہ جس کو بھی
دشمنوں کو کہے ہلاک و تباہ
ایسے شجر می بھی ہوتا شیر
راہ میں تیری جو ہیں سب سجد
ناصر بنو ہے تیرا فقیر
جھولی اس کی تو فضل سے ضرور ہے

اسلام میں وہ کونسی خصوصیات ہیں جو ہر مذاہب میں نہیں؟

دفعہ ۱۰۰۰ حضرت صدیق اکبرؓ اس خلقِ صفا کو ہی مختار مقرر فرمایا (رضی اللہ عنہ)
ایک غیر مسلم ہم سے سوال کرے کہ تم نے اسلام کو کیوں قبول کیا حالانکہ اسلام کے سوا اور ہر مذہب
مذہب تمہارے سامنے موجود تھے تم نے اسلام میں کیا خوبی دیکھی جو اور مذاہب میں نہیں اسلام کا وہ کونسا جمال مشاہد
کیا جو اور کسی مذہب کو نصیب نہیں اس سوال کا جواب ہر مسلمان کے ذمہ ہے اور اس کا فرض ہے کہ وہ مسائل کی تشفی
و تسلی کرے اور اسے بتا دے کہ ان میں اسلام میں ایسی خوبیاں ہیں جو اور مذاہب میں نہیں اور انہیں خوب
نہیں کر دیکھ کر لیا اور اس بات پر مجبور کر دیا ہے کہ ہم اسلام کے دامن سے دستہ ہو کر کسی اور مذہب کی طرف
نوجہ بھی نہ کریں میں بھی ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے اپنی سمجھ کے مطابق اسلام کی کچھ خصوصیات پیش کر کے
اپنے فرض کے سیکہ پیش کرنا ہوں۔

پہلی خصوصیت

قانونِ قدر خدا کا فعل ہے اور الہامی کتاب اس کا قول اس لئے نہایت ضروری ہے کہ خدا کے قول اور فعل
میں مطابقت ہو اور ایک کتاب بھی الہامی کتاب سمجھی جائے گی جسکے وہ خدا تعالیٰ کے فعل یعنی قانونِ قدرت اور نظام
عالم کے مطابق ہو۔ اگر ایک کتاب جس کا دعویٰ ہو کہ وہ خدا کا قول ہے اور خدا تعالیٰ کے فعل کے خلاف ہوگی تو سمجھا جائے گا
کہ وہ خدا کا قول نہیں۔ اس اصول کے پیش کرنے کے بعد میں ناظرین کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اسلام کی پہلی خصوصیت
یہی ہے کہ وہ اس معیار پر پورا اترتا ہے لیکن دنیا کا اور کوئی مذہب اور کوئی الہامی کتاب اس معیار کے لحاظ پر
خدا تعالیٰ کی طرف سے ثابت نہیں ہو سکتے۔ سب سے پہلے آریوں کو تو ان کا مذہب ہے کہ وہ مقدس ہستی آریہ ورت
میں نازل ہوا ہے اور وہ سب کے لئے ہمیشہ ہندوستان میں سے ہی چنے جاتے رہے ہیں اور الہامی کتاب ہونے کا
فخر ازل سے سنسکرت کے حصہ میں آیا ہے اور خدا تعالیٰ کی روحانی ربوبیت ہند آریہ ورت والوں ہی کی قسمت
میں ہے اور خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے ہندوستان کے ہر کونے میں کوئی نبی نہیں بجا فرمایا
اور نہ ہندوستان کے ہر کونے میں کوئی الہام ہوا۔ اور نہ ہر کونے میں کوئی نبی اور زبان کو حاصل ہوا۔ اب دیکھو کہ یہ مذہب جس
طرح خدا کی طرف سے ہرگز نہیں ہے وہ خدا جو تمام دنیا کی جسمانی ربوبیت کرتا ہے اور جس نے تمام دنیا کے شے ہوا
پانی اور آواز کے لئے بیویں پھیل بھول کر کاربایں وغیرہ جہاں جہاں کئے اور جس کا فعل ثابت و رہا ہے کہ وہ تمام
دنیا کا رب ہے اس کا قول یہ کیوں ہو سکتا ہے کہ میری روحانی تربیت جو جسمانی ربوبیت سے بھی ضروری ہے صرف
آریہ ورت کیلئے مخصوص ہے ہرگز نہیں اور یہاں چونکہ قول اور فعل میں اختلاف ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فیصل
خدا تعالیٰ کا نہیں اور یہ تنگ دلی رب العالمین کی شان کے شایاں نہیں۔ اس کے بعد یہودیوں اور عیسائیوں کو لے

وہ بھی اسی بات پر متفق ہیں کہ آدم سے لیکر مسیح تک صرف ایک ہی نسل میں الہام ہوتا رہا۔ اور ایک ہی سلسلہ نبیوں کے لئے مخصوص کیا گیا۔ اور تمام دنیا کو چھوڑ کر صرف ملک شام ہی کو خدا تعالیٰ نے نبوت اور رسالت کے لئے چن لیا۔ اور بنی اسرائیل کے گھرانے میں رب فیوض آگے اور غیروں کے لئے قرب الہی کا کوئی موقع نہیں اور خدا تعالیٰ کے رحم کی نظر صرف بنی اسرائیل تک محدود ہے اور تو اور خود مسیح نے بھی یہی ظاہر کیا۔ اور جب ایک غیر اسرائیلی عہدت ہدایت کی طلب کار ہو کر مسیح کے پاس آئی تو مسیح نے اسے یہ کہا کہ سورتوں کے آگے اپنے متنی پھینکنے جاؤ نہیں اور بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی پھیلوں کے سوا کسی اور کو جمع کرنے میں نہیں آیا علاوہ ازیں توریت اور انجیل میں کہیں نہیں آیا کہ غیر قوموں میں بنی اسرائیل کے سوا اور لوگوں کو بھی خدا تعالیٰ اپنے مکالمہ اور مخاطبہ مشرف فرماتا ہے سو دونوں مذہب بھی خدا تبارک کے فعل کے مطابق نہیں۔ اسلئے ہم نے انہیں قبول نہ کیا اس کے بعد اسلام کا ہر ہے اس کو لو۔ اور اس کی الہامی کتاب قرآن کو پڑھو اس میں عیاں لکھا ہے کہ الہام صرف ملک عرب میں منحصر نہیں اور نہ نبوت صرف عربی نسل کے خاندان تک محدود ہے بلکہ صاف صاف فرمادیا۔ **وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ**۔ یعنی دنیا میں کوئی ایسی قوم نہیں جس میں خدا کے نجانہ آئے ہوں پھر اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ اپنے متبعین کو کھول کر کہہ دیا کہ تم دین و دنیا میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک تم تمام ان کتابوں اور الہاموں کے مصدق نہ ہو گے جو وقتاً فوقتاً خدا تعالیٰ نے نازل فرمائے چنانچہ فرماتا ہے۔ **وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ**۔ پھر اس حکم کے بعد خاص رسول کریم کو ارشاد ہوتا ہے **فَإِنَّهُمْ أَقْبَرُ**۔ یعنی اے رسول! تو تمام ان لوگوں کی پیروی کی جو تجھ سے پہلے مختلف قوموں میں نبوت کے لئے بھیجے گئے تھے یہ بات زبانی جمع خرچ تک محدود نہیں بلکہ فرمایا **فِيهَا كُتِبَ قِيَاسُ** یعنی چونکہ تم تمام دنیا کی الہامی کتابوں کے مصدق ہیں اس لئے ہم اپنی کتاب قرآن مجید میں ان تمام کتابوں کا خلاصہ درج کر رہے ہیں پھر علاوہ ازیں جا سجا قرآن مجید کا نام مصدق رکھا ہے یعنی اپنے سے پہلے الہامی کتابوں کی تصدیق کر لیا۔ اس کے بعد آیت احتمال تھا کہ کوئی مسلمان کہتا کہ اور قوموں میں بنی تو بیشک ہوتے لیکن ہمیں ان کا ماننا ضروری نہیں۔ ہم اپنی قوم کے نبیوں کو مانستے ہیں یا یہ کہتا کہ ہماری قوم کے نبیوں کی ایک خاص خصوصیت ہے اس لئے اس احتمال کو بھی دور کر دیا اور فرمایا۔ **لَا تَنْفَرُتَ بَيْنَ آخِرَةٍ مِنْ رُسُلِهِ**۔ یعنی مسلمانوں پر جس طرح اپنے نبی کا ماننا فرض ہے اسی طرح دوسری قوموں کے رسولوں کا تسلیم کرنا بھی فرض ہے پھر اس احتمال کا بالکل قلع قمع کرنے کیلئے رسول کریم کے منہ سے کہلوا دیا **مَا كُنْتُ بِدَعَاِ الرَّسُولِ** یعنی میں اؤ رسولوں جیسا رسولی ہوں اور انہیں مجاہدوں پر آیا ہوں جن پر مجھ سے پہلے رسول آئے۔

پھر اس روحانی تربیت کے دروازہ کو ایسا کشادہ کیا کہ فرمایا **وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ** یعنی خدا کی نظر میں ہی مومن مقبول ہی جو ردی کریم پر ایمان لاوے اور آپ کے پہلے تمام نبیوں کی تصدیق کرے اور پھر الہام الہی کو صرف رسول کریم تک محدود نہ سمجھے بلکہ تمام الہاموں پر ایمان لاوے جو آپ کے بعد راستہ ازل اور صاف فوں کو ہوتے رہیں پھر صرف

قولی نصرتیں نہیں بلکہ فرمایا کُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ یعنی ایسے صادقوں کا دامن پکڑ لینا اور ان کی اتباع کرنا پھر سورہ فاتحہ میں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی دعا سکھائی کہ تم یہ سمجھو کہ خدا تعالیٰ کی روحانی تربیت کسی خاص قوم تک محدود ہے یا کسی خاص زمانہ سے مخصوص بلکہ اس کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے اور جس طرح جسمانی ربوبیت میں اس کا تعلق کسی خاص قوم یا خاص ملک یا خاص زمانہ سے نہیں اسی طرح روحانی تربیت بھی کسی خاص قوم یا ملک یا زمانہ سے مختص نہیں بلکہ وہ عام ہے تم بھی دعا مانگو تم پر بھی یہ دروازہ کھولا جاوے گا اور تم بھی اس کے مکالمہ مخاطبہ سے شرف کئے جاؤ گے۔ پھر فرمایا۔ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ یعنی تم میرے مغضوبین نہ بنو دعا مانگتے رہا کرو۔ کہ الہی ہم بیود یوں اور عیسائیوں کی طرح ٹھوکر نہ کھا دیں۔ کہ تیری روحانی تربیت کو کسی خاص قوم اور ملک اور زمانہ تک محدود کریں۔ غرض اس مہیا کے لحاظ سے کہ خدا کے فعل اور قول میں مطابقت ہونی چاہیے۔ اسلام کے سوا کوئی مذہب خدا کی طرف سے ثابت نہیں ہوتا اور اسلام کی یہ پہلی خصوصیت ہے جو ہم اس شخص کے سامنے پیش کرتے ہیں جو ہم سے یہ سوال کرتا ہے کہ تم نے اسلام کو دیکھنا بہت پرکھ کر ترجیح کی نوٹ پیلنگ ہو۔ حضرت میر صاحب رحمہ اللہ نے ۱۸۷۷ء میں ایک کتاب الموسوم بہ خصوصیات اسلام لکھی تھی جس میں دس خصوصیات اسلام مدلل درج ہیں جس کو میں نے چھپوایا تھا۔ مدت بعد یہ نامیاب رسالہ ملا جس کو دوبارہ چھپوایا گیا مذکورہ مضمون صرف پہلی خصوصیت کا حصہ ہے۔ ۸ صفحات کی کتاب ۵ روپے بیسگی ہے۔

عالمیجات مولوی محمد نواب صاحب قتب مالیر کوٹلہ

ادعائے احمدیت ورنہ ہوگا بے دلیل
بعض ولکنہ دھوکے سینہ سے تو بن مرویل
عزت دنیا کی نخوت تجھ کو رکھے گی ذلیل
سوچ لے آخر تجھے بننا ہے احمد کا مثیل
تو بوقت حملہ بننا چاہتا ہے مرت پیل
سرو کر اس کو فروغ دینے کی پیدا کر سبیل
اس کو راہ راست پر لے آئیگا رب جلیل
تو لب لہجہ سنو اپنی زبان و قائل و قیل
تو انا الحق کہہ اٹھے ہوگی یہ اک زندہ دلیل
یہ اگر باتیں ہوں تجھ میں تو ہے مروءت جلیل
اک خدا ڈوبا تھا جا کر دیکھ لے تو روئیل
نیک خوی کے لئے لاؤ مزاج زنجبیل

احمدی بھائی نمونہ خلقِ احمد کا دکھا
مومن کامل کہاں سے تو بنے گا میرے دوست
تیری عزت ہو مسلم رب عزت کے حضور
تیرا دل ہو پاک و صاف آلودگی دشمن سے
احمد مرسل تو گالی سن کے دیتے ہیں دعا
غضبِ جوش و غضبِ سینہ میں کیوں ہے متعل
اپنے دشمن کے لئے سو دغا بن کر کے دیکھ
آشتی سے صلح سے اس کو تو اپنا دوست کر
تیرے لب میں عیسوی اعجاز میں روح حق
عجز کو شیوہ بنا نخوت کو تو پا مال کر
تو خدا است بن فقط بند خدا کا بن کے رہ
تند خوی چھوڑ دنا قتب نیلے کا فوری مزاج

بیت اللہ شریف ہی البریت العتیق ہے

(فرمودہ علامہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فی النبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

اس موقع پر حضرت محی الدین صاحب ابن عربی کے ایک کشف کا ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے جو انہوں نے اپنی کتاب فتوحات مکیہ جلد ۲ میں بیان فرمایا ہے وہ لکھتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ کشفی حالت میں دیکھا کہ میں بیت اللہ کا طواف کر رہا ہوں اور میرے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہیں جو بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں مگر وہ کچھ اجنبی قسم کے لوگ ہیں جن کو میں پہچانتا نہیں پھر انہوں نے شعر پڑھے جن میں سے ایک تو مجھے بھول گیا مگر دوسرا یاد رہا وہ شعر جو مجھے یاد رہا وہ یہ تھا۔

لَقَدْ طَفْنَا كَمَا طَفْتُمْ سَبِيحَتَنَا
بِهَذَا الْبَيْتِ طَوْرًا أَجْمَعِينَ

یعنی ہم بھی اس مقدس گھر کا سالہا سال اسی طرح طواف کرتے رہے ہیں جس طرح آج تم اسکا طواف کر رہے ہو وہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا پھر ان میں سے ایک شخص نے مجھے اپنا نام بتایا مگر وہ نام بھی ایسا تھا جو میرے لئے بالکل غیر معروف تھا اس کے بعد وہ شخص مجھ سے کہنے لگا کہ میں تمہارے باپ دادا میں سے ہوں میں نے پوچھا کہ آپ کو وفات پلے کتنا عرصہ گزر چکا ہے اس نے کہا چالیس ہزار سال سے زیادہ عرصہ گزر رہا ہے میں نے کہا زمانہ آدم پر تو اتنا عرصہ نہیں گزرا اس نے کہا کہ تم جس آدم کا ذکر کرتے ہو کیا اس آدم کا جو تمہارے قریب ترین زمانہ میں ہوا ہے یا کسی اور آدم کا وہ کہتے ہیں اس پر مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث یاد آگئی کہ اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ آدم پیدا کئے ہیں اور میں نے سمجھا کہ میرے یہ عید اکبر بھی انہیں میں سے کسی ایک آدم سے تعلق رکھنے والے ہونگے (از فتوحات مکیہ جلد ۲ باب ۲۹ ص ۵۹)

حضرت محی الدین صاحب ابن عربی کا یہ کشف بھی بتا رہا ہے کہ بیت اللہ نہایت قدیم زمانہ سے دنیا کا مرکز اور لوگوں کا ایک ذریعہ بنا رہا ہے اور اسی طرح یہ دنیا بھی لاکھوں سال سے چلی آ رہی ہے چنانچہ آج سے ہزار ہا سال قبل بھی لوگ اس مقدس گھر کا اسی طرح طواف کرتے رہے ہیں جس طرح آج ہم بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں یہی حقیقت قرآن کریم نے بھی بیان فرمائی ہے یہ بیت العتیق ہے جو زمانہ قدیم سے خدا تعالیٰ کے انوار و برکات کا کھلی نگاہ رہا ہے اور قیامت تک دنیا کا ایک مرکز پر بخیر رکھنے کا ذریعہ بنا رہے گا۔ (از تفسیر کبیر سورہ حج ص ۳۸)

نماز مترجم سرادعۃ الفرقان ص ۳۰ ادعۃ الرسول ص ۳۰ ادعۃ المسیح الموعود ص ۳۰ بیچ ارکان اسلام ص ۳۰ قبولیت دعا کے طرق پہل احادیث اور دفاتر مسیح پر آیات قرآنی اور ان کے کتب کا مجموعہ مجلد ایک روپیہ چار آنہ پر ملے گا۔

ختم نبوت کے متعلق احمدیوں کا عقیدہ

فرمودہ عالی حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالثی ایدہ اللہ عنہ (العرزیر)
 مذکورہ بالا نادانانہ عقیدہ میں سے بعض لوگ یہ خیال بھی کرتے ہیں کہ احمدی ختم نبوت کے قائل
 نہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ محض دھوکے اور نادانانہ عقیدت کا نتیجہ ہے
 جب احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور کلمہ شہادت پر یقین رکھتے ہیں تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ ختم نبوت
 کے منکر ہوں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ مانیں۔ قرآن کریم میں صاف طور پر اللہ
 تعالیٰ فرماتا ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ
 (احزاب ۴) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی جوان مرد کے باپ نہ ہیں نہ آئندہ ہونگے لیکن آپ
 اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ قرآن کریم پر ایمان رکھنے والا آدمی اس آیت کا انکار کس طرح
 کر سکتا ہے پس احمدیوں کا برگزیدہ عقیدہ نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ خاتم النبیین نہیں
 تھے جو کچھ احمدی کہتے ہیں وہ صرف یہ ہے کہ خاتم النبیین کلمہ معنی جو اس وقت مسلمانوں میں رائج ہیں نہ تو
 قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت پر چسپاں ہونے میں اور نہ ان سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور
 شان اس طرح ظاہر ہوتی ہے جس عزت اور شان کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے اور احمدی عبادت
 خاتم النبیین کے وہ معنی کرتی ہے جو عربی لغت میں عام طور پر متداول ہیں اور جن معنوں کی حضرت عائشہ
 صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بعض دوسرے صحابہ تائید کرتے ہیں۔ اور جن سے رسول
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور آپ کی منزلت بہت بڑھ جاتی ہے اور تمام بنی نوع انسان پر
 آپ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ پس احمدی ختم نبوت کے منکر نہیں بلکہ ختم نبوت کے ان معنوں
 کے منکر ہیں جو عام مسلمانوں میں موجود زمانہ میں غلطی سے رائج ہو گئے ہیں۔ ورنہ ختم نبوت کا انکار
 تو کفر ہے۔ اور احمدی خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہیں اور اسلام پر چلنا ہی نجات کا
 واحد ذریعہ سمجھتے ہیں۔

ابھی نادانانہ عقیدہ لوگوں میں سے بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ احمدی قرآن شریف پر پورا
 ایمان نہیں رکھتے بلکہ صرف چند سیپاروں کو مانتے ہیں۔ چنانچہ مجھے حال ہی میں کوئٹہ میں درجنوں آدمیوں
 نے مل کر بتایا کہ ہمیں علمائے دین نے بتایا ہے کہ احمدی سارے قرآن کو نہیں مانتے یہ بھی ایک تہام ہے جو
 اخیر کے دشمنوں نے احمدیت پر لگایا ہے احمدیت قرآن کریم کو ایک تبدیلی ہوئی والی اور نہ منسوخ ہوئی والی کتاب
 قرار دیتی ہے احمدیت سیم شد کی ہے لیکر والناس کے سوا تک ہر ایک حرف اور ہر ایک لفظ کو خدا تعالیٰ کی طرف
 سے سمجھتی اور قابل عمل تسلیم کرتی ہے: (از احمدیت کا پیغام صف ۹)

راستبازی کا انجام

حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں درج ہے کہ جب وہ اپنے گھر سے طلب علم کے لئے نکلے تو آپ کی والدہ صاحبہ نے ان کے حصّہ کی انٹی اشرفیاں ان کی بغل کے پیچھے پیرا بن میں سی دیں۔ اور یہ نصیحت کی کہ بیٹا! جھوٹ برگز نہ بولنا۔ حضرت سید عبدالقادر صاحب جب گھر سے رخصت ہوئے تو پہلی ہی منزل میں ایک جنگل میں سے ان کا گزر ہوا۔ جہاں چوروں اور فزاقوں کا ایک بڑا قافلہ رہتا تھا۔ وہ ان کو چوروں کا ایک گروہ ملا۔ انہوں نے آپ کو پکڑ کر پوچھا کہ تمہارے پاس کیا ہے۔ آپ نے دیکھا کہ یہ تو پہلی ہی منزل میں امتحان درپیش آیا۔ اپنی والدہ صاحبہ کی آخری نصیحت پر غور کیا۔ اور فرما جواب دیا کہ میرے پاس انٹی اشرفیاں ہیں جو میری بغل کے پیچھے میری والدہ صاحبہ نے سی دی ہیں۔ وہ چوریہ سنکر سخت حیران ہوئے کہ یہ فقیر کیا کہتا ہے۔ ایسا راست باز ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔ وہ آپ کو پکڑ کر اپنے سردار کے پاس لے گئے۔ اور سارا قصہ بیان کیا۔ اس نے بھی جب آپ کے سوال کیا۔ تب بھی آپ نے وہی جواب دیا آخر جب آپ کے پیرا بن کے اس حصّہ کو بھاڑ کر دیکھا گیا تو واقعی اس میں انٹی اشرفیاں موجود تھیں۔ ان سب کو حیرانی ہوئی۔ اس پر ان کے سردار نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے۔ اس پر آپ نے اپنی والدہ صاحبہ کی نصیحت کا ذکر کر دیا۔ اور کہا کہ میں طلب دین کے لئے گھر سے نکلا ہوں۔ اگر پہلی ہی منزل پر جھوٹ بولتا تو پھر کیا حاصل کر سکتا۔ اس لئے میں نے سچ کو نہیں چھوڑا۔ جب آپ نے یہ بیان فرمایا۔ تو فسزاقوں کا سردار چیخ مار کر رو پڑا۔ اور آپ کے قدموں پر گر گیا۔ اور اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کی۔ کہتے ہیں کہ آپ کا سب سے پہلا مرید یہی تھا۔

(از ملفوظات حضرت عظیم الشان حضرت سید عبدالقادر جیلانی)

جہاز	جہاز	جہاز	جہاز	جہاز
۱۸	۱	۲۳	۱	۱۸
۱۹	۲	۲۴	۲	۱۹
۲۰	۳	۲۵	۳	۲۰
۲۱	۴	۲۶	۴	۲۱
۲۲	۵	۲۷	۵	۲۲
۲۳	۶	۲۸	۶	۲۳
۲۴	۷	۲۹	۷	۲۴
۲۵	۸	۳۰	۸	۲۵
۲۶	۹	۳۱	۹	۲۶
۲۷	۱۰	۳۲	۱۰	۲۷
۲۸	۱۱	۳۳	۱۱	۲۸
۲۹	۱۲	۳۴	۱۲	۲۹
۳۰	۱۳	۳۵	۱۳	۳۰
۳۱	۱۴	۳۶	۱۴	۳۱
۳۲	۱۵	۳۷	۱۵	۳۲
۳۳	۱۶	۳۸	۱۶	۳۳
۳۴	۱۷	۳۹	۱۷	۳۴
۳۵	۱۸	۴۰	۱۸	۳۵
۳۶	۱۹	۴۱	۱۹	۳۶
۳۷	۲۰	۴۲	۲۰	۳۷
۳۸	۲۱	۴۳	۲۱	۳۸
۳۹	۲۲	۴۴	۲۲	۳۹
۴۰	۲۳	۴۵	۲۳	۴۰
۴۱	۲۴	۴۶	۲۴	۴۱
۴۲	۲۵	۴۷	۲۵	۴۲
۴۳	۲۶	۴۸	۲۶	۴۳
۴۴	۲۷	۴۹	۲۷	۴۴
۴۵	۲۸	۵۰	۲۸	۴۵
۴۶	۲۹	۵۱	۲۹	۴۶
۴۷	۳۰	۵۲	۳۰	۴۷
۴۸	۳۱	۵۳	۳۱	۴۸
۴۹	۳۲	۵۴	۳۲	۴۹

اسلام کا عیسائیت پر عارضہ یعنی ہے

ماں بی مورخ نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ دنیا میں جو تغیر آیا کرتے ہیں وہ اخلاقی
اقدار کی وجہ سے آتے ہیں جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ کوئی بڑی طاقت ہو تو اسکی
وجہ سے تغیرات پیدا ہوتے ہیں یہ غلط بات ہے۔ پھر اس نے لکھا ہے کہ عیسائیت
کے ساتھ اب اسلام کی ٹکڑ ہوگی جس کے سامان نظر آ رہے ہیں اور مسلمانوں میں
احمدیوں میں مجھے آئندہ لڑائی والی جھلک نظر آ رہی ہے اس ٹکڑ کے بعد یہ فیصلہ ہوگا
کہ آئندہ تہذیب کی بنیاد اگلی صدیوں میں اسلام پر قائم ہوگی یا عیسائیت پر
قائم ہوگی۔ پھر اس نے ایک مثال دی ہے۔ کہتا ہے کہ ہم نو گھوڑ دوڑ کے
شو قین ہیں ہمارے ہاں عام گھوڑ دوڑ ہوتی ہے ہم گھوڑ دوڑ دے جانتے ہیں
بسا اوقات جو گھوڑا سب سے پیچھے سمجھا جاتا ہے وہ آگے نکل جاتا ہے پس یہ مت
خیال کرو کہ اچھی اس وقت کمزور ہیں کیونکہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کچھلا
گھوڑا آگے نکل جاتا ہے۔ اب تم کو یہ کمزور نظر آتے ہیں لیکن مجھے ان میں وہ ترقی
کایج نظر آ رہی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی وقت عیسائیت کے ساتھ ٹکڑ
لیں گے اور شاید یہی حجت جائیں۔ (از تغیر کبیر غفکوت صفحہ ۳)

عالمجناب قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی احمدی پشاور

مطلع شرق پہ وہ نیر مینیا نکلا
نیم اسی وقت میں یہ بدر چمکتا نکلا
لو اسی دامن سے وہ مرد مسیحا نکلا
سب کے دلوں میں یہ موعود ہی تنہا نکلا
یہ غلط ہے وہ میری نگہ میں تھا جانا نکلا
اب تو ہر دم میں عالم تیرا شیدا نکلا
کیونکہ سمجھا تھا تیرا اجل کو وہ چھوٹا نکلا
جب کھالی میں وہ ڈالا گیا کموٹا نکلا

مرد وہ احمدی خود یہاں آ نکلا
ظہرت کفر جو عالم میں تھی پھیل رہی نکلا
منتظر جس کے ختم چرخ سے آ رہا نکلا
گل بنی جلوہ نما ہونے لگے اک وقت آ نکلا
شام سے پرچم پہ سمجھا تھا جو عیسائی کا نکلا
شع دیں تیرا پروانہ نہیں ہوں تنہا نکلا
امتحان میں تو پڑی قوم تو بچو نکلا
وہ تلخ شدہ زیور ہے سمجھے حقے کھرا نکلا

وہ جو کہتے تھے کہ یوسف کہی ہوتا تھا غلام
ان کو کہہ دو کہ وہی مصر کا آدھا نکلا

۱۹۲۳ء فروری	۱۳۸۱ شعبان	۱۳۸۱ ربیع الثانی	۱۳۸۱ رجب	۱۳۸۱ محرم
جمرت ۱	۲۲	۱	۲۰	
جمعہ ۲	۲۵	۲	۲۱	
ہفتہ ۳	۲۶	۳	۲۲	
اتوار ۴	۲۷	۴	۲۳	
پیر ۵	۲۸	۵	۲۴	
منگل ۶	۲۹	۶	۲۵	
بدھ ۷	۳۰	۷	۲۶	
جمرت ۸	۱	۸	۲۷	
جمعہ ۹	۲	۹	۲۸	
ہفتہ ۱۰	۳	۱۰	۲۹	
اتوار ۱۱	۴	۱۱	۳۰	
پیر ۱۲	۵	۱۲	۳۱	
منگل ۱۳	۶	۱۳	۱	
بدھ ۱۴	۷	۱۴	۲	
جمرت ۱۵	۸	۱۵	۳	
جمعہ ۱۶	۹	۱۶	۴	
ہفتہ ۱۷	۱۰	۱۷	۵	
اتوار ۱۸	۱۱	۱۸	۶	
پیر ۱۹	۱۲	۱۹	۷	
منگل ۲۰	۱۳	۲۰	۸	
بدھ ۲۱	۱۴	۲۱	۹	
جمرت ۲۲	۱۵	۲۲	۱۰	
جمعہ ۲۳	۱۶	۲۳	۱۱	
ہفتہ ۲۴	۱۷	۲۴	۱۲	
اتوار ۲۵	۱۸	۲۵	۱۳	
پیر ۲۶	۱۹	۲۶	۱۴	
منگل ۲۷	۲۰	۲۷	۱۵	
بدھ ۲۸	۲۱	۲۸	۱۶	

ایک خواب کی تعبیر

پرانے زمانہ میں دلی کے ایک بزرگ تھے ان کے پاس ایک نفعان
ایک خرید آیا۔ اور اس نے کہا۔ کہ ہمارا جو یہ خیال ہے کہ حضرت کرشن
اور حضرت رام چندر جی ہندوستان کے بنی تھے۔ یہ درست معلوم نہیں
ہوتا۔ کیونکہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک آگ جل رہی ہے اور
حضرت کرشن جی تو اس آگ کے اندر ہیں۔ اور حضرت رام چندر جی اس کے
کنارہ پر کھڑے ہیں۔ وہ بزرگ کہنے لگے۔ تم نے اس خواب کی تعبیر
غلط سمجھی ہے۔ آگ کے معنی محبت الہی کی آگ کے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ
نے تمہیں یہ بتایا ہے کہ کرشن جی خدا تعالیٰ کی محبت میں بہت
بڑھے ہوئے تھے اور رام چندر جی ان سے کم درجہ رکھتے تھے اسی لئے
حضرت کرشن جی تو آگ کے اندر عیلتے ہوئے دکھائی دیئے۔ اور رام چند
جی آگ کے کنارہ پر کھڑے ہوئے نظر آئے۔ (تفسیر کبیر سورہ نمل ص ۳۹)

کلکی اوتار

مصنف عالیجناب نواب اکبر یار جنگ بہادر ایڈوکیٹ سابق ہوسکریٹری اور میاؤ
مجمع انیسویں صید آباد کن جس میں صاحب مصنف نے نہایت تحقیق کے بعد ہندوؤں
کے حضرت کرشن جی ہمارا ارج علیہ السلام کو اپنے زمانہ کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اوتار بنی
ہونا نہایت بین دلائل اور حوالے سے ثابت کیا ہے کہ وہ ضرور ایک خدا کو اپنے
والے موجد تھے اور ہمیشہ توحید کی تعلیم اس زمانہ کے لوگوں میں مخلوق خدا کو دینے
اور ہندو لوگوں کی ابتدائی غلط فہمی کے منتظر ہیں کہ آخری زمانہ میں وہ پھر انویس میں چلے
مصنف موصوف حضرت اقدس میرزا غلام احمد علیہ سلوۃ و سلام کو اور خود بھی
حضرت اقدس میرزا غلام احمد علیہ سلام اپنے تئیں شہادت ہوا لوگ اور دلائل بتاتے
اپنی اندر کرشن جی کے زمانہ کے روپ میں بیان فرمائی ہے یہ کتاب پڑھنے کے قابل ہے
مصنف نہایت ہندو بنہذا بنہذا طور پر تصنیف کی ہے کسی مذہب پر کسی حکم پر نہیں کیا گیا
ہندوؤں کے اوتاروں کی قدر و منزلت کرتے ہوئے لکھا گیا ہے خدا کو ہندو و عباد میں تحفہ
دینے کے قابل ہی اس کے مطالعہ سے علم ہوتا ہے۔ یہ مسلمان ہندو پیشواؤں کی کفر و عروت

ایچ ۱۹۲۲	دھرم	۱۳۴۱	۱۳۴۲	۱۳۴۳	۱۳۴۴
جمہوریت	۱	۲۳	۱	۱۸	۱۸
جمعہ	۲	۲۴	۲	۱۹	۱۹
ہفتہ	۳	۲۵	۳	۲۰	۲۰
اتوار	۴	۲۶	۴	۲۱	۲۱
پیر	۵	۲۷	۵	۲۲	۲۲
منگل	۶	۲۸	۶	۲۳	۲۳
بدھ	۷	۲۹	۷	۲۴	۲۴
جمہوریت	۸	۳۰	۸	۲۵	۲۵
جمعہ	۹	۳۱	۹	۲۶	۲۶
ہفتہ	۱۰	۳۲	۱۰	۲۷	۲۷
اتوار	۱۱	۳۳	۱۱	۲۸	۲۸
پیر	۱۲	۳۴	۱۲	۲۹	۲۹
منگل	۱۳	۳۵	۱۳	۳۰	۳۰
بدھ	۱۴	۳۶	۱۴	۳۱	۳۱
جمہوریت	۱۵	۳۷	۱۵	۳۲	۳۲
جمعہ	۱۶	۳۸	۱۶	۳۳	۳۳
ہفتہ	۱۷	۳۹	۱۷	۳۴	۳۴
اتوار	۱۸	۴۰	۱۸	۳۵	۳۵
پیر	۱۹	۴۱	۱۹	۳۶	۳۶
منگل	۲۰	۴۲	۲۰	۳۷	۳۷
بدھ	۲۱	۴۳	۲۱	۳۸	۳۸
جمہوریت	۲۲	۴۴	۲۲	۳۹	۳۹
جمعہ	۲۳	۴۵	۲۳	۴۰	۴۰
ہفتہ	۲۴	۴۶	۲۴	۴۱	۴۱
اتوار	۲۵	۴۷	۲۵	۴۲	۴۲
پیر	۲۶	۴۸	۲۶	۴۳	۴۳
منگل	۲۷	۴۹	۲۷	۴۴	۴۴
بدھ	۲۸	۵۰	۲۸	۴۵	۴۵
جمہوریت	۲۹	۵۱	۲۹	۴۶	۴۶
جمعہ	۳۰	۵۲	۳۰	۴۷	۴۷
ہفتہ	۳۱	۵۳	۳۱	۴۸	۴۸

بدظنی کا انجام بُرا ہے

یہ خوب یاد رکھو کہ ساری خرابیاں اور پریشیاں بدظنی سے پیدا ہوتی ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس سے بہت منع فرمایا ہے اور پھر فرمایا کہ اِنَّ بَدْظَنَ الْفُلَانِ اِسْمٌ۔ اگر مولوی لوگ ہم سے بدظنی نہ کرتے اور صدق اور استقلال کے ساتھ وہ ہماری باتیں سنستے۔ ہماری کتابیں پڑھتے اور ہمارے پاس رہ کہ ہمارے حالات کا مشاہدہ کرنے۔ تو ان الزامات کو جو وہ ہم پر لگاتے ہیں۔ ہرگز نہ لگاتے۔ لیکن جب انہوں نے خدا تعالیٰ کے اس ارشاد کی عظمت نہ کی۔ اور اس پر کاربند نہ ہوئے تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مجھ پر بدظنی کی اور میری جماعت پر بھی بدظنی کی اور بھوٹے الزامات اور انتہائات لگنے شروع کر دیئے۔ یہاں تک کہ بڑی بیباکی سے یہ لکھ دیا کہ یہ تو دہریوں کا گروہ ہے اور یہ لوگ نمازیں نہیں پڑھتے روزے نہیں رکھتے وغیرہ وغیرہ۔ اب اگر وہ اس بدظنی سے بچنے تو ان کو بھوش کی لعنت کے نیچے نہ آنا پڑتا۔ اور وہ اس سے بچ جاتے ہیں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت سی بُری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق و راستی سے دور کھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ اور لقیوں کے کمال حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے۔ (از ملفوظات شہناج محلہ اول ص ۱۳)

قادیانی۔ عالی جناب مفتی علی خاں صاحب راہب میرزا

برطانیہ میں ہوا ہے دوستان میرزا اب خدا سمجھا رہا ہے آپ شان میرزا میرزا اس کا میں وہ راز داران میرزا کیونکہ وہ اللہ خود سے جہاں میرزا اک نظر جاتا نہیں حق کو نہ ان میرزا غرض سے بالا ہے کہ سنی مکان میرزا کیا نہیں یہ سچ کہو اسے شکران میرزا کہ کہ تو رب سے جلدی لو اماں میرزا کس قدر موحین میں اے شکران میرزا ان خدا نے مفعول رکھی ہے دکان میرزا سچ کہہ دو کوئی لئے ہے آج خوان میرزا

اب کوئی شک نہیں جو گستاخان میرزا اہل دنیا مرتبہ اس کا نہ سمجھے آخر مشی کوئی کیا جانے کہ حق سے کیا تعلق ہے اسے اس کا جو دشمن ہے وہ بیشک عدو اللہ ہے اس کی لہذا کو جو اعتقاد ہو گیا مثل حساب تہ کو سیلاب مخالفت کچے نہیں اس کی خبر ہو گئے اپنے ہی مفعول حال کا اپنے لشکار بھر متواج عذاب حق سے بچنا ہے اگر کیا ملا اب تک نبی اللہ کے انکار سے راستی کے بند ہیں بازادہ ہر سو خط ہے قادیانی دعویت حق رب کو دے بخوف و بیم

۱۹۹۲ء	۱۳۸۱ھ	۱۳۸۱ھ	۲۰۱۵ء
اتوار	۱	۲۵	۱۹
پیر	۲	۲۶	۲۰
منگل	۳	۲۷	۲۱
بدھ	۴	۲۸	۲۲
جمعرات	۵	۲۹	۲۳
جمعہ	۶	۳۰	۲۴
ہفتہ	۷	۱	۲۵
اتوار	۸	۲	۲۶
پیر	۹	۳	۲۷
منگل	۱۰	۴	۲۸
بدھ	۱۱	۵	۲۹
جمعرات	۱۲	۶	۳۰
جمعہ	۱۳	۷	۱
ہفتہ	۱۴	۸	۲
اتوار	۱۵	۹	۳
پیر	۱۶	۱۰	۴
منگل	۱۷	۱۱	۵
بدھ	۱۸	۱۲	۶
جمعرات	۱۹	۱۳	۷
جمعہ	۲۰	۱۴	۸
ہفتہ	۲۱	۱۵	۹
اتوار	۲۲	۱۶	۱۰
پیر	۲۳	۱۷	۱۱
منگل	۲۴	۱۸	۱۲
بدھ	۲۵	۱۹	۱۳
جمعرات	۲۶	۲۰	۱۴
جمعہ	۲۷	۲۱	۱۵
ہفتہ	۲۸	۲۲	۱۶
اتوار	۲۹	۲۳	۱۷
پیر	۳۰	۲۴	۱۸

ایک مشہور تاریخی واقعہ

ایک دفعہ روم کے بادشاہ نے ایک مسلمان بادشاہ کو لکھا کہ آپ اپنا کوئی عالم ہمارے پاس بھیجوا دیں۔ ہم مذہب کی تحقیق کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ مسلمان بادشاہ نے ایک عالم کو بھیجوا دیا۔ یہ عیسائیوں نے پہلے ہی منصوبہ کیا ہوا تھا انہوں نے خیال کیا کہ مسلمان عالم کو آنے ہی ہم شرمندہ کر نیچے چنانچہ جب دربار لگ گیا تو ایک پادری اٹھا اور کہنے لگا۔ مولوی صاحب! آپ کے رسولؐ کی بیوی عاشقہ پر الزام لگایا گیا تھا اور الزام لگانے والے بھی آپ کی قوم ہی ہیں۔ اس لئے یہ اعتراض کچھ مضبوط معلوم ہوتا ہے۔ مسلمان عالم جو غالباً امام ابن تیمیہ یا ان کے کوئی دوست تھے بڑے ہوشیار تھے۔ کہنے لگے پادری صاحب! دنیا میں دو عورتیں گزری ہیں۔ ایک کا خاوند مضافیت لوگوں نے اس پر الزام لگایا مگر ساری عمر اس کے کوئی بچہ نہیں ہوا۔ لیکن ایک اور عورت یعنی حضرت مریمؑ تھی اور اس کا خاوند بھی نہیں تھا اس پر دشمنوں نے الزام لگایا اور اس کے اٹل بیٹا پیدا ہو گیا اب آپ بتائیے الزام کس عورت پر لگتا ہے اس پر پادری سخت شرمندہ اور لا جواب ہو گیا اور کہنے لگا کہ مولوی صاحب آپ نے تو سختی شروع کر دی وہ بات ہم نے یونہی کہی تھی۔ (تفسیر کبیر غلبوت ص ۳۲)

۱۵۵ احمدی جنتری کا بیٹا کیسواں سال

الحمد للہ ششم المحرم ۱۴۰۵ ہجری قمریہ کا بیٹا کیسواں سال ہے۔ گویا قریباً نصف صدی ہونے کو ہے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر سال ہی بلا تاخیر سالانہ تبلیغی تحفہ احباب کے لئے ہمیشہ کی کارآمد مفید و دلچسپ اخلاقی غریبی زینتی مضامین کے ساتھ شائع ہوتا ہے جو دوستوں کے لئے مزید علمی اضافہ اور خیر اثر جماعت کی بہتری اور ایمانی کامیابی کا موجب ضرور ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اس سلسلہ کو دائم قائم رکھے آمین ثمین خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تیس سال تک قادیان سے بیٹھ چھپتا رہا۔ اور اب پندرہ سال سے پاکستان سے شائع ہو رہا ہے۔ والسلام خاکسار محمد یارین نقلم خود۔

۱۹۶۲ء	۱۳۸۱ھ	۱۳۸۲ھ	۱۳۸۳ھ	۱۳۸۴ھ	۱۳۸۵ھ
منگل	۱	۲۵	۱	۱۹	۱۹
بدھ	۲	۲۶	۲	۲۰	۲۰
جمعہ	۳	۲۷	۳	۲۱	۲۱
جمعہ	۴	۲۸	۴	۲۲	۲۲
ہفتہ	۵	۲۹	۵	۲۳	۲۳
اتوار	۶	۳۰	۶	۲۴	۲۴
پیر	۷	۳۱	۷	۲۵	۲۵
منگل	۸	۱	۸	۲۶	۲۶
بدھ	۹	۲	۹	۲۷	۲۷
جمعہ	۱۰	۳	۱۰	۲۸	۲۸
جمعہ	۱۱	۴	۱۱	۲۹	۲۹
ہفتہ	۱۲	۵	۱۲	۳۰	۳۰
اتوار	۱۳	۶	۱۳	۳۱	۳۱
پیر	۱۴	۷	۱۴	۱	۱
منگل	۱۵	۸	۱۵	۲	۲
بدھ	۱۶	۹	۱۶	۳	۳
جمعہ	۱۷	۱۰	۱۷	۴	۴
جمعہ	۱۸	۱۱	۱۸	۵	۵
ہفتہ	۱۹	۱۲	۱۹	۶	۶
اتوار	۲۰	۱۳	۲۰	۷	۷
پیر	۲۱	۱۴	۲۱	۸	۸
منگل	۲۲	۱۵	۲۲	۹	۹
بدھ	۲۳	۱۶	۲۳	۱۰	۱۰
جمعہ	۲۴	۱۷	۲۴	۱۱	۱۱
جمعہ	۲۵	۱۸	۲۵	۱۲	۱۲
ہفتہ	۲۶	۱۹	۲۶	۱۳	۱۳
اتوار	۲۷	۲۰	۲۷	۱۴	۱۴
پیر	۲۸	۲۱	۲۸	۱۵	۱۵
منگل	۲۹	۲۲	۲۹	۱۶	۱۶
بدھ	۳۰	۲۳	۳۰	۱۷	۱۷
جمعہ	۳۱	۲۴	۳۱	۱۸	۱۸

ابتلاؤں کی حقیقت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے متعلق فرمایا ہے :-

کربلائیت سیر ہر آئم : صد تین است در گریبانم

لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ آپ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی ہے

لیکن وہ نہیں جانتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسکا اپنے

ابتلاؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ تو ایک بار مارے گئے

لیکن دشمن مجھے ہر وقت مارنے کے درپے رہے اور ایذا میں دیتے ہیں اور میں ہر وقت

کربلا کا نظارہ دیکھتا رہتا ہوں سولی پر ایک دفعہ چڑھ کر نائنوی بڑی باتیں

عربی کہ ہر وقت ابتلاؤں میں پڑے رہتا۔ عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع مسیح چونکہ

سولی پر چڑھ کر مارے گئے اس لئے ان کو خدا کا بیٹا مان لو ہم کہتے ہیں کہ اگر یہ بات

درست ہے تو پھر جو لوگ ہر وقت سولی پر چڑھائے جاتے ہیں۔ ان کو کیا ماننا

چاہیے۔ (از تفسیر کبیر عنکبوت ص ۲۷۴)

رہنہ کی یاد

عرفان کی بارش ہوتی ہے دن رات ہمارے ربوہ میں

اک مرد مجاہد رہتا ہے دریا کے کنارے ربوہ میں

فلک کی گھٹائیں چھائی ہیں اسلام کے روئے ماباں پر

اس در میں بھی ہم دیکھتے ہیں اب چاند تارے ربوہ میں

سربسز بھی ہیں شاداب بھی ہیں عرفان کی بہریں بہتی ہیں

اور دیکھنے والے دیکھتے ہیں حیرت کے نظارے ربوہ میں

دشمن کا ہمیں اب ڈر کیا ہے دشمن کی بھلا کیا طاقت ہے

ہم دیوانے تو رہتے ہیں اللہ کے سہارے ربوہ میں

اس خاک کے ذرہ ذرہ میں اعجازِ سبحا دیکھا ہے

ہنسنے میں مسیح و مہدی کے کچھ راج دلارے ربوہ میں

توحید کی باتیں کرتے ہیں محبوبِ خدا پر مرتے ہیں

بے شک یہ فرشتے ہیں یارب جو توفیق اتارے ربوہ میں

کیا شانِ خلافت دیکھی ہے کیا ذوقِ اطاعت دیکھا ہے

اب یاد انہیں کی آتی ہے چند دن جو گذارے ربوہ میں

اسلام کی شمع روشن ہے اک دنیا کھینچتی آتی ہے

بروز ان کی صورت آتے ہیں یہ عشق کے مارے ربوہ میں

جی چاہتا ہے اُڑ کر جاؤں ستا بد بگوئی بن جائے

سستی بول میں پڑیں کہ رہتے ہیں اللہ کے پیارے ربوہ میں

جمادی الثانی ۱۳۸۱ھ	۱۳۸۱ھ	۱۳۸۱ھ	۱۳۸۱ھ	۱۳۸۱ھ	۱۳۸۱ھ
جمعہ	۱	۲۷	۱۹	۱	۱۹
ہفتہ	۲	۲۸	۲۰	۲	۲۰
اتوار	۳	۲۹	۲۱	۳	۲۱
پیر	۴	۳۰	۲۲	۴	۲۲
منگل	۵	۳۱	۲۳	۵	۲۳
بدھ	۶	۱	۲۴	۶	۲۴
جمعرات	۷	۲	۲۵	۷	۲۵
جمعہ	۸	۳	۲۶	۸	۲۶
ہفتہ	۹	۴	۲۷	۹	۲۷
اتوار	۱۰	۵	۲۸	۱۰	۲۸
پیر	۱۱	۶	۲۹	۱۱	۲۹
منگل	۱۲	۷	۳۰	۱۲	۳۰
بدھ	۱۳	۸	۳۱	۱۳	۳۱
جمعرات	۱۴	۹	۱	۱۴	۱
جمعہ	۱۵	۱۰	۲	۱۵	۲
ہفتہ	۱۶	۱۱	۳	۱۶	۳
اتوار	۱۷	۱۲	۴	۱۷	۴
پیر	۱۸	۱۳	۵	۱۸	۵
منگل	۱۹	۱۴	۶	۱۹	۶
بدھ	۲۰	۱۵	۷	۲۰	۷
جمعرات	۲۱	۱۶	۸	۲۱	۸
جمعہ	۲۲	۱۷	۹	۲۲	۹
ہفتہ	۲۳	۱۸	۱۰	۲۳	۱۰
اتوار	۲۴	۱۹	۱۱	۲۴	۱۱
پیر	۲۵	۲۰	۱۲	۲۵	۱۲
منگل	۲۶	۲۱	۱۳	۲۶	۱۳
بدھ	۲۷	۲۲	۱۴	۲۷	۱۴
جمعرات	۲۸	۲۳	۱۵	۲۸	۱۵
جمعہ	۲۹	۲۴	۱۶	۲۹	۱۶
ہفتہ	۳۰	۲۵	۱۷	۳۰	۱۷

نام	عمر	تاریخ وفات
میاں کریم بخش بادچی قادیان	۵۸	۱۹۱۱ م
حیات النور و خانقاہی شریف	۶۱	۸ دسمبر ۱۹۱۱
شرف الدین جمال الدین صاحب کمال	۸۰	۱۲ دسمبر ۱۹۱۱
حسین نیت بخش صاحب قادیان	۶۵	۱۲ دسمبر ۱۹۱۱
محمد انصاری صاحب گورکھ پور	۶۰	۱۲ دسمبر ۱۹۱۱
عمر الدین حجام قادیان	۶۸	۱۲ دسمبر ۱۹۱۱
برکت زور خانقاہی شریف	۶۲	۱۲ دسمبر ۱۹۱۱
نثار احمد سپر پنتا صاحب	۱۸	۱۲ دسمبر ۱۹۱۱
نور محمد صاحب کابل	۷۰	۱۲ دسمبر ۱۹۱۱
قاضی خواجہ علی قادیانوی	۶۵	۱۲ دسمبر ۱۹۱۱
غلام محی الدین صاحب پور	۸۰	۱۲ دسمبر ۱۹۱۱
حافظ جمال احمد صاحب	۶۰	۱۲ دسمبر ۱۹۱۱
محمد الدین صاحب کابل	۶۰	۱۲ دسمبر ۱۹۱۱
فرید الدین خانقاہی شریف	۱۸	۱۲ دسمبر ۱۹۱۱
مفتی محمد زور صاحب	۱۸	۱۲ دسمبر ۱۹۱۱
صاحب حالی نیت محمد خان	۶۸	۱۲ دسمبر ۱۹۱۱
ضلع ہوشیار پور	۶۲	۱۲ دسمبر ۱۹۱۱
علامہ احمد صاحب ضلع میانکوٹ	۶۲	۱۲ دسمبر ۱۹۱۱
راست نیت احمد علی انگریز	۶۸	۱۲ دسمبر ۱۹۱۱
محمد الدین صاحب گجرات	۶۹	۱۲ دسمبر ۱۹۱۱
نادر کھی ایلیہ شیخ چراغ الدین	۶۲	۱۲ دسمبر ۱۹۱۱
صاحب مبلغ	۶۲	۱۲ دسمبر ۱۹۱۱
نائب علیہ محمد ابراہیم ضلع پاکپور	۶۰	۱۲ دسمبر ۱۹۱۱
محمد حسین صاحب بارہ اکبر	۶۲	۱۲ دسمبر ۱۹۱۱
نادر محمد بن نادر گجرات	۶۲	۱۲ دسمبر ۱۹۱۱
نادر بن (سہارنپوری)	۶۲	۱۲ دسمبر ۱۹۱۱

[illegible]

۱۹۹۲				۱۹۹۳			
فهرست				فهرست			
ردیف	نام	تاریخ	ردیف	نام	تاریخ	ردیف	نام
۱	علاء علی خلیف فرشته سنده	۱۹۹۲	۲۰	عائشہ زوجہ فضل حق	۱۹۹۲	۱۴	میرزا
۲	آمنہ بی بی بنت خدیجہ طلیحہ	۱۹۹۲	۲۱	بابو الہی بخش سمیرا	۱۹۹۲	۱۵	جمہ
۳	محمد نواز ملتان	۱۹۹۲	۲۲	بیربخت مولوی ضیاء الدین	۱۹۹۲	۱۶	منقہ
۴	فضل دین کمار	۱۹۹۲	۲۳	شاہجہا پور	۱۹۹۲	۱۷	اتوار
۵	غلام محمد علی خلیف شاہ پور	۱۹۹۲	۲۴	بابو خدیجہ بی بی صاحبہ	۱۹۹۲	۱۸	بیر
۶	فہیمہ احمد خلیف سرگودا	۱۹۹۲	۲۵	بخت بیگم خورشید امن بیک شاہ	۱۹۹۲	۱۹	منقہ
۷	اسمیرین شاد پوری	۱۹۹۲	۲۶	ماسٹر محمد زمان صاحب	۱۹۹۲	۲۰	بیر
۸	میل پراغ دین صاحب لاہور	۱۹۹۲	۲۷	سابقہ حسین الدین صاحب	۱۹۹۲	۲۱	منقہ
۹	میر محمد شاہ صاحبہ دہلی	۱۹۹۲	۲۸	فضل بیگم زوجہ شیخ رحیم بخش	۱۹۹۲	۲۲	بیر
۱۰	ربیعہ بی بی زوجہ مبارک سہیل	۱۹۹۲	۲۹	امیر بی بی دائر شاہ کمان	۱۹۹۲	۲۳	جمہ
۱۱	عائشہ بانو بنت موصی احمد حسین	۱۹۹۲	۳۰	شیخ حامد علی صاحبہ	۱۹۹۲	۲۴	منقہ
۱۲	مولوی فتح دین شاد احمد کوٹلہ	۱۹۹۲	۳۱	راجہ زوجہ کوٹا منگل	۱۹۹۲	۲۵	اتوار
۱۳	غلام فاطمہ زوجہ بابو نور الدین	۱۹۹۲	۳۲	فرشی محمد اردو رضا پور منگلہ	۱۹۹۲	۲۶	بیر
۱۴	چاند پور زوجہ مولوی فتح دین کوٹلہ	۱۹۹۲	۳۳	قاضی میر حسین الدین	۱۹۹۲	۲۷	منقہ
۱۵	ولید احمد رضا صاحبہ پٹھان	۱۹۹۲	۳۴	مولانا محمد عظیم الدین صاحبہ ناہیدہ	۱۹۹۲	۲۸	بیر
۱۶	کرم الہی لودی پور	۱۹۹۲	۳۵	فتاح بی بی بنت شاہ محمد رضا	۱۹۹۲	۲۹	جمہ
۱۷	زینب بی بی بنت فضل بیگ	۱۹۹۲	۳۶	ظاہر بی بی بنت عبدالستار	۱۹۹۲	۳۰	منقہ
۱۸	بخت بی بی بنت شہاب الدین	۱۹۹۲	۳۷	لطیفہ زوجہ احمد نور کمانی	۱۹۹۲	۳۱	اتوار
۱۹	رقیہ بیگم البیہ نظام بہان	۱۹۹۲	۳۸	عبداللہ صاحبہ سیالکوٹ	۱۹۹۲	۳۲	بیر
۲۰		۱۹۹۲	۳۹	احمد الفناؤ زوجہ اکرم محمد علی صاحبہ	۱۹۹۲	۳۳	منقہ
۲۱		۱۹۹۲	۴۰		۱۹۹۲	۳۴	اتوار
۲۲		۱۹۹۲	۴۱		۱۹۹۲	۳۵	بیر
۲۳		۱۹۹۲	۴۲		۱۹۹۲	۳۶	منقہ
۲۴		۱۹۹۲	۴۳		۱۹۹۲	۳۷	اتوار
۲۵		۱۹۹۲	۴۴		۱۹۹۲	۳۸	بیر
۲۶		۱۹۹۲	۴۵		۱۹۹۲	۳۹	منقہ
۲۷		۱۹۹۲	۴۶		۱۹۹۲	۴۰	اتوار
۲۸		۱۹۹۲	۴۷		۱۹۹۲	۴۱	بیر
۲۹		۱۹۹۲	۴۸		۱۹۹۲	۴۲	منقہ
۳۰		۱۹۹۲	۴۹		۱۹۹۲	۴۳	اتوار
۳۱		۱۹۹۲	۵۰		۱۹۹۲	۴۴	بیر
۳۲		۱۹۹۲	۵۱		۱۹۹۲	۴۵	منقہ
۳۳		۱۹۹۲	۵۲		۱۹۹۲	۴۶	اتوار
۳۴		۱۹۹۲	۵۳		۱۹۹۲	۴۷	بیر
۳۵		۱۹۹۲	۵۴		۱۹۹۲	۴۸	منقہ
۳۶		۱۹۹۲	۵۵		۱۹۹۲	۴۹	اتوار
۳۷		۱۹۹۲	۵۶		۱۹۹۲	۵۰	بیر
۳۸		۱۹۹۲	۵۷		۱۹۹۲	۵۱	منقہ
۳۹		۱۹۹۲	۵۸		۱۹۹۲	۵۲	اتوار
۴۰		۱۹۹۲	۵۹		۱۹۹۲	۵۳	بیر
۴۱		۱۹۹۲	۶۰		۱۹۹۲	۵۴	منقہ
۴۲		۱۹۹۲	۶۱		۱۹۹۲	۵۵	اتوار
۴۳		۱۹۹۲	۶۲		۱۹۹۲	۵۶	بیر
۴۴		۱۹۹۲	۶۳		۱۹۹۲	۵۷	منقہ
۴۵		۱۹۹۲	۶۴		۱۹۹۲	۵۸	اتوار
۴۶		۱۹۹۲	۶۵		۱۹۹۲	۵۹	بیر
۴۷		۱۹۹۲	۶۶		۱۹۹۲	۶۰	منقہ
۴۸		۱۹۹۲	۶۷		۱۹۹۲	۶۱	اتوار
۴۹		۱۹۹۲	۶۸		۱۹۹۲	۶۲	بیر
۵۰		۱۹۹۲	۶۹		۱۹۹۲	۶۳	منقہ
۵۱		۱۹۹۲	۷۰		۱۹۹۲	۶۴	اتوار
۵۲		۱۹۹۲	۷۱		۱۹۹۲	۶۵	بیر
۵۳		۱۹۹۲	۷۲		۱۹۹۲	۶۶	منقہ
۵۴		۱۹۹۲	۷۳		۱۹۹۲	۶۷	اتوار
۵۵		۱۹۹۲	۷۴		۱۹۹۲	۶۸	بیر
۵۶		۱۹۹۲	۷۵		۱۹۹۲	۶۹	منقہ
۵۷		۱۹۹۲	۷۶		۱۹۹۲	۷۰	اتوار
۵۸		۱۹۹۲	۷۷		۱۹۹۲	۷۱	بیر
۵۹		۱۹۹۲	۷۸		۱۹۹۲	۷۲	منقہ
۶۰		۱۹۹۲	۷۹		۱۹۹۲	۷۳	اتوار
۶۱		۱۹۹۲	۸۰		۱۹۹۲	۷۴	بیر
۶۲		۱۹۹۲	۸۱		۱۹۹۲	۷۵	منقہ
۶۳		۱۹۹۲	۸۲		۱۹۹۲	۷۶	اتوار
۶۴		۱۹۹۲	۸۳		۱۹۹۲	۷۷	بیر
۶۵		۱۹۹۲	۸۴		۱۹۹۲	۷۸	منقہ
۶۶		۱۹۹۲	۸۵		۱۹۹۲	۷۹	اتوار
۶۷		۱۹۹۲	۸۶		۱۹۹۲	۸۰	بیر
۶۸		۱۹۹۲	۸۷		۱۹۹۲	۸۱	منقہ
۶۹		۱۹۹۲	۸۸		۱۹۹۲	۸۲	اتوار
۷۰		۱۹۹۲	۸۹		۱۹۹۲	۸۳	بیر
۷۱		۱۹۹۲	۹۰		۱۹۹۲	۸۴	منقہ
۷۲		۱۹۹۲	۹۱		۱۹۹۲	۸۵	اتوار
۷۳		۱۹۹۲	۹۲		۱۹۹۲	۸۶	بیر
۷۴		۱۹۹۲	۹۳		۱۹۹۲	۸۷	منقہ
۷۵		۱۹۹۲	۹۴		۱۹۹۲	۸۸	اتوار
۷۶		۱۹۹۲	۹۵		۱۹۹۲	۸۹	بیر
۷۷		۱۹۹۲	۹۶		۱۹۹۲	۹۰	منقہ
۷۸		۱۹۹۲	۹۷		۱۹۹۲	۹۱	اتوار
۷۹		۱۹۹۲	۹۸		۱۹۹۲	۹۲	بیر
۸۰		۱۹۹۲	۹۹		۱۹۹۲	۹۳	منقہ
۸۱		۱۹۹۲	۱۰۰		۱۹۹۲	۹۴	اتوار
۸۲		۱۹۹۲	۱۰۱		۱۹۹۲	۹۵	بیر
۸۳		۱۹۹۲	۱۰۲		۱۹۹۲	۹۶	منقہ
۸۴		۱۹۹۲	۱۰۳		۱۹۹۲	۹۷	اتوار
۸۵		۱۹۹۲	۱۰۴		۱۹۹۲	۹۸	بیر
۸۶		۱۹۹۲	۱۰۵		۱۹۹۲	۹۹	منقہ
۸۷		۱۹۹۲	۱۰۶		۱۹۹۲	۱۰۰	اتوار
۸۸		۱۹۹۲	۱۰۷		۱۹۹۲	۱۰۱	بیر
۸۹		۱۹۹۲	۱۰۸		۱۹۹۲	۱۰۲	منقہ
۹۰		۱۹۹۲	۱۰۹		۱۹۹۲	۱۰۳	اتوار
۹۱		۱۹۹۲	۱۱۰		۱۹۹۲	۱۰۴	بیر
۹۲		۱۹۹۲	۱۱۱		۱۹۹۲	۱۰۵	منقہ
۹۳		۱۹۹۲	۱۱۲		۱۹۹۲	۱۰۶	اتوار
۹۴		۱۹۹۲	۱۱۳		۱۹۹۲	۱۰۷	بیر
۹۵		۱۹۹۲	۱۱۴		۱۹۹۲	۱۰۸	منقہ
۹۶		۱۹۹۲	۱۱۵		۱۹۹۲	۱۰۹	اتوار
۹۷		۱۹۹۲	۱۱۶		۱۹۹۲	۱۱۰	بیر
۹۸		۱۹۹۲	۱۱۷		۱۹۹۲	۱۱۱	منقہ
۹۹		۱۹۹۲	۱۱۸		۱۹۹۲	۱۱۲	اتوار
۱۰۰		۱۹۹۲	۱۱۹		۱۹۹۲	۱۱۳	بیر
۱۰۱		۱۹۹۲	۱۲۰		۱۹۹۲	۱۱۴	منقہ
۱۰۲		۱۹۹۲	۱۲۱		۱۹۹۲	۱۱۵	اتوار
۱۰۳		۱۹۹۲	۱۲۲		۱۹۹۲	۱۱۶	بیر
۱۰۴		۱۹۹۲	۱۲۳		۱۹۹۲	۱۱۷	منقہ
۱۰۵		۱۹۹۲	۱۲۴		۱۹۹۲	۱۱۸	اتوار
۱۰۶		۱۹۹۲	۱۲۵		۱۹۹۲	۱۱۹	بیر
۱۰۷		۱۹۹۲	۱۲۶		۱۹۹۲	۱۲۰	منقہ
۱۰۸		۱۹۹۲	۱۲۷		۱۹۹۲	۱۲۱	اتوار
۱۰۹		۱۹۹۲	۱۲۸		۱۹۹۲	۱۲۲	بیر
۱۱۰		۱۹۹۲	۱۲۹		۱۹۹۲	۱۲۳	منقہ
۱۱۱		۱۹۹۲	۱۳۰		۱۹۹۲	۱۲۴	اتوار
۱۱۲		۱۹۹۲	۱۳۱		۱۹۹۲	۱۲۵	بیر
۱۱۳		۱۹۹۲	۱۳۲		۱۹۹۲	۱۲۶	منقہ
۱۱۴		۱۹۹۲	۱۳۳		۱۹۹۲	۱۲۷	اتوار
۱۱۵		۱۹۹۲	۱۳۴		۱۹۹۲	۱۲۸	بیر
۱۱۶		۱۹۹۲	۱۳۵		۱۹۹۲	۱۲۹	منقہ
۱۱۷		۱۹۹۲	۱۳۶		۱۹۹۲	۱۳۰	اتوار
۱۱۸		۱۹۹۲	۱۳۷		۱۹۹۲	۱۳۱	بیر
۱۱۹		۱۹۹۲	۱۳۸		۱۹۹۲	۱۳۲	منقہ
۱۲۰		۱۹۹۲	۱۳۹		۱۹۹۲	۱۳۳	اتوار
۱۲۱		۱۹۹۲	۱۴۰		۱۹۹۲	۱۳۴	بیر
۱۲۲		۱۹۹۲	۱۴۱		۱۹۹۲	۱۳۵	منقہ
۱۲۳		۱۹۹۲	۱۴۲		۱۹۹۲	۱۳۶	اتوار
۱۲۴		۱۹۹۲	۱۴۳		۱۹۹۲	۱۳۷	بیر
۱۲۵		۱۹۹۲	۱۴۴		۱۹۹۲	۱۳۸	منقہ
۱۲۶		۱۹۹۲	۱۴۵		۱۹۹۲	۱۳۹	اتوار
۱۲۷		۱۹۹۲	۱۴۶		۱۹۹۲	۱۴۰	بیر
۱۲۸		۱۹۹۲	۱۴۷		۱۹۹۲	۱۴۱	منقہ
۱۲۹		۱۹۹۲	۱۴۸		۱۹۹۲	۱۴۲	اتوار
۱۳۰		۱۹۹۲	۱۴۹		۱۹۹۲	۱۴۳	بیر
۱۳۱		۱۹۹۲	۱۵۰		۱۹۹۲	۱۴۴	منقہ
۱۳۲		۱۹۹۲	۱۵۱		۱۹۹۲	۱۴۵	اتوار
۱۳۳		۱۹۹۲	۱۵۲		۱۹۹۲	۱۴۶	بیر
۱۳۴		۱۹۹۲	۱۵۳		۱۹۹۲	۱۴۷	منقہ
۱۳۵		۱۹۹۲	۱۵۴		۱۹۹۲	۱۴۸	اتوار
۱۳۶		۱۹۹۲	۱۵۵		۱۹۹۲	۱۴۹	بیر
۱۳۷		۱۹۹۲	۱۵۶		۱۹۹۲	۱۵۰	منقہ
۱۳۸		۱۹۹۲	۱۵۷		۱۹۹۲	۱۵۱	اتوار
۱۳۹		۱۹۹۲	۱۵۸		۱۹۹۲	۱۵۲	بیر
۱۴۰		۱۹۹۲	۱۵۹		۱۹۹۲	۱۵۳	منقہ
۱۴۱		۱۹۹۲	۱۶۰		۱۹۹۲	۱۵۴	اتوار
۱۴۲		۱۹۹۲	۱۶۱		۱۹۹۲	۱۵۵	بیر
۱۴۳		۱۹۹۲	۱۶۲		۱۹۹۲	۱۵۶	منقہ
۱۴۴		۱۹۹۲	۱۶۳		۱۹۹۲	۱۵۷	اتوار
۱۴۵		۱۹۹۲	۱۶۴		۱۹۹۲	۱۵۸	بیر
۱۴۶		۱۹۹۲	۱۶۵		۱۹۹۲	۱۵۹	منقہ
۱۴۷		۱۹۹۲	۱۶۶		۱۹۹۲	۱۶۰	اتوار
۱۴۸		۱۹۹۲	۱۶۷		۱۹۹۲	۱۶۱	بیر
۱۴۹		۱۹۹۲	۱۶۸		۱۹۹۲	۱۶۲	منقہ
۱۵۰		۱۹۹۲	۱۶۹		۱۹۹۲	۱۶۳	اتوار
۱۵۱		۱۹۹۲	۱۷۰		۱۹۹۲	۱۶۴	بیر
۱۵۲		۱۹۹۲	۱۷۱		۱۹۹۲		

نمبر	نام	تاریخ متولد	نمبر	نام	تاریخ وفات
۱	حکیم فضل الهی صاحب لاهور	۱۹۰۴	۱۲	جانو زوجه مولانا بخش ضلع جالندھر	۱۹۱۳
۵	نظام الدین ضلع گجرات	۱۹۰۹	۱۳	مولوی بدر الدین ضلع پشاور	۱۹۱۳
۶	محمد قری ضلع جہلم	۱۹۱۰	۱۴	کریم بی بی بنت قادری ضلع گوجرانو	۱۹۱۳
۷	غلام طاہرہ بمبیرہ ڈاکٹر	۱۹۰۹	۱۵	بھٹی زوجه کریم بخش صاحب کوٹ	۱۹۱۳
۸	محمد حسین صاحب لاهور	۱۹۱۰	۱۶	امیر بی بی زوجه ڈاکٹر غلام غوث	۱۹۰۶
۹	سخت روشن والدہ حافظ	۱۹۱۰	۱۷	ضلع لودیانہ	۱۹۱۳
۱۰	نیشن علی صاحب ضلع گجرات	۱۹۱۱	۱۸	لیا محمد حسن خسر ڈاکٹر عبداللہ	۱۹۰۶
۱۱	علی محمد و ضلع جالندھر	۱۹۱۲	۱۹	صاحب جہلم	۱۹۱۳
۱۲	جیرانی بی بی علیہ مرزا خاں	۱۹۱۳	۲۰	حاجی عمر ڈار علاقہ کشمیر	۱۹۱۳
۱۳	ضلع سیالکوٹ	۱۹۱۴	۲۱	بیاضا تون ایلیا ک رحیمین	۱۹۱۳
۱۴			۲۲	تاج بکت قادری سیالکوٹ	۱۹۱۳

نقشه اوقات سحری و افطار رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۹۶۲ء									
روز	تاریخ	سحر	افطار	روز	تاریخ	سحر	افطار	روز	تاریخ
۱	۱۳	۱۵	۱۳	۱	۱۳	۱۵	۱۳	۱	۱۳
۲	۱۴	۱۶	۱۴	۲	۱۴	۱۶	۱۴	۲	۱۴
۳	۱۵	۱۷	۱۵	۳	۱۵	۱۷	۱۵	۳	۱۵
۴	۱۶	۱۸	۱۶	۴	۱۶	۱۸	۱۶	۴	۱۶
۵	۱۷	۱۹	۱۷	۵	۱۷	۱۹	۱۷	۵	۱۷
۶	۱۸	۲۰	۱۸	۶	۱۸	۲۰	۱۸	۶	۱۸
۷	۱۹	۲۱	۱۹	۷	۱۹	۲۱	۱۹	۷	۱۹
۸	۲۰	۲۲	۲۰	۸	۲۰	۲۲	۲۰	۸	۲۰
۹	۲۱	۲۳	۲۱	۹	۲۱	۲۳	۲۱	۹	۲۱
۱۰	۲۲	۲۴	۲۲	۱۰	۲۲	۲۴	۲۲	۱۰	۲۲
۱۱	۲۳	۲۵	۲۳	۱۱	۲۳	۲۵	۲۳	۱۱	۲۳
۱۲	۲۴	۲۶	۲۴	۱۲	۲۴	۲۶	۲۴	۱۲	۲۴
۱۳	۲۵	۲۷	۱۳	۱۳	۲۵	۲۷	۱۳	۱۳	۲۵
۱۴	۲۶	۲۸	۱۴	۱۴	۲۶	۲۸	۱۴	۱۴	۲۶
۱۵	۲۷	۲۹	۱۵	۱۵	۲۷	۲۹	۱۵	۱۵	۲۷
۱۶	۲۸	۳۰	۱۶	۱۶	۲۸	۳۰	۱۶	۱۶	۲۸
۱۷	۲۹	۳۱	۱۷	۱۷	۲۹	۳۱	۱۷	۱۷	۲۹
۱۸	۳۰	۱	۱۸	۱۸	۳۰	۱	۱۸	۱۸	۳۰
۱۹	۳۱	۲	۱۹	۱۹	۳۱	۲	۱۹	۱۹	۳۱
۲۰	۱	۳	۲۰	۲۰	۱	۳	۲۰	۲۰	۱
۲۱	۲	۴	۲۱	۲۱	۲	۴	۲۱	۲۱	۲
۲۲	۳	۵	۲۲	۲۲	۳	۵	۲۲	۲۲	۳
۲۳	۴	۶	۲۳	۲۳	۴	۶	۲۳	۲۳	۴
۲۴	۵	۷	۲۴	۲۴	۵	۷	۲۴	۲۴	۵
۲۵	۶	۸	۲۵	۲۵	۶	۸	۲۵	۲۵	۶
۲۶	۷	۹	۲۶	۲۶	۷	۹	۲۶	۲۶	۷
۲۷	۸	۱۰	۲۷	۲۷	۸	۱۰	۲۷	۲۷	۸
۲۸	۹	۱۱	۲۸	۲۸	۹	۱۱	۲۸	۲۸	۹
۲۹	۱۰	۱۲	۲۹	۲۹	۱۰	۱۲	۲۹	۲۹	۱۰
۳۰	۱۱	۱۳	۳۰	۳۰	۱۱	۱۳	۳۰	۳۰	۱۱
۳۱	۱۲	۱۴	۳۱	۳۱	۱۲	۱۴	۳۱	۳۱	۱۲

تعلیم شد معراج فرزند ۲۲ دگر سالگرد فائز انجم ۲۵ دگر کرمس دے ۲۲ تا ۳۱ دگر

جماعت احمدیہ میں دال ہونے کیلئے دس شرائط بمعیت

مقدس کلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(از ازالہ ادیان صفحہ ۸۵۴)

مضمون تبلیغ جو اس عاجز نے اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۵ء میں نثار کیا ہے اس پر بہت کئے جی کے طالبوں کو بلایا ہے۔ اس کی مجلس شراعت کی تشریح یہ ہے:-

اول:- بیعت کنندہ پہلے دل سے بعد اس بات کا کر لے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شریک و محتشب رہے گا۔

دو:- یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور برکافتنی و فجور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچنا ہوگا۔

اور نفسانی جوڑوں کے وقت ان کا مظلومہ نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی عذیب پیش آئے۔

سوم:- یہ کہ بلا ناغہ بیخوفت نماز موافق حکم خدا اور رسل کے ادا کرنا ہوگا اور حتیٰ الامکان نماز پنجگاہ کے پڑھنے اور اپنے

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیورہ دیکھنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی صفائی لانگے اور استغفار کرنے میں مداومت

اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر ذرا پناہ و در پناہ ہوگا۔

چہارم:- یہ کہ عام خلق اللہ کو عیناً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوڑوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔

نہ زبان سے نہ لفظ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم:- یہ کہ ہر حال میں روح و راحت عسر اور کسر اور غمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ دعا و دعاوی کرے گا۔ اور ہر حالت و محی

بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار ہوگا۔ اور کسی مصیبت کے

دار و ہونے پر اس سے متہ نہیں پھیرے گا بلکہ اسے خدم بڑھائے گا۔

ششم:- یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آئے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو کبھی اپنے اوپر نہ بولی ہوگا۔

اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم:- یہ کہ شکر اور خیرت کو کبھی چھوڑ دینا اور فراموشی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور سکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم:- یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت و اہلی و اولاد اور

اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز کرے گا۔

نہم:- یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض اللہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک اس میں مل سکتا ہے اپنی خدمت اور

طاقتوں اور نعمتوں سے اپنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم:- یہ کہ اس عاجز سے عقیدہ اخوت محض اللہ باقر و طاعت در معرفت باندہ کر اس پر تاقیر مرگ قائم

رہے گا۔ اور اس عقیدہ اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی و دنیوی اور مخلوقوں اور

تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اسماء گرامی چند دہندگان شرح یکصد سیمے برائے منارۃ المسیح قادیان

۱۔ محترم میرزا غلام احمد علیہ السلام	۲۷۔ حاجی سیف علی خاں قادیان	۵۲۔ مولوی عبدالقدیر	۷۹۔ محمد و دختر شیخ قادیان
۲۔ محترم مولوی نور الدین علیہ السلام	۲۸۔ سیف علی محمد صاحب ننگر	۵۳۔ ماسٹر قادر علی صاحب کوریا	۸۰۔ شیخ غلام غوث صاحب برادر
۳۔ محترم میرزا بشیر الدین محمد علیہ السلام	۲۹۔ حاجی سیف علی محمد صاحب ننگر	۵۴۔ مولوی عبدالرحیم صاحب درو	۸۱۔ مولوی عبدالرحیم صاحب حاجی پور
۴۔ محترم نرسنچاں سنگرام علیہ السلام	۳۰۔ سیف علی احمد صاحب مدراس	۵۵۔ بابو گلاب خان سیالکوٹ	۸۲۔ قاضی حسین علی پور سلطان
۵۔ محترم صاحبزادہ نواز بشیر احمد صاحب	۳۱۔ سیف علی احمد صاحب مدراس	۵۶۔ میان محمد دین صاحب سیالکوٹ	۸۳۔ حاجی غلام احمد صاحب کرام
۶۔ محترم ذوالکمال علی صاحب	۳۲۔ سیف علی احمد صاحب مدراس	۵۷۔ ماسٹر نور الدین صاحب کوریا	۸۴۔ مولوی محمد الدین صاحب سرسبز
۷۔ ڈاکٹر محمد امین صاحب	۳۳۔ میرزا محمد شاہ صاحب سیالکوٹ	۵۸۔ مولوی عبدالقادر	۸۵۔ مولوی محمد الدین صاحب
۸۔ حافظ روشن علی صاحب	۳۴۔ نواب سید محمد دہلوی	۵۹۔ مفتی محمد اکبر صاحب پشمالہ	۸۶۔ بابو جمال الدین گوجرانوالہ
۹۔ مولوی ذوالفقار علی صاحب	۳۵۔ مفتی محمد صادق صاحب قادیان	۶۰۔ سید محمد حسین قمری لاہور	۸۷۔ مولوی احمد شیر خاں جیٹا آباد
۱۰۔ محمد شمس الدین صاحب	۳۶۔ سیدی محمد الدین صاحب حیدر	۶۱۔ مفتی محمد جان صاحب اوجہ	۸۸۔ سید شیخ حسن صاحب یادگیر
۱۱۔ غلام گفر صاحب سیالکوٹ	۳۷۔ ڈاکٹر خورشید الدین صاحب قادیان	۶۲۔ چوہدری حاکم علی قادیان	۸۹۔ مفتی نادر علی صاحب سرکالی ضلع جہلم
۱۲۔ بابو محمد فضل صاحب وزیرستان	۳۸۔ خلیفہ نواز الدین صاحب جہلم	۶۳۔ میاں محمد صدیق صاحب کھوکھو	۹۰۔ میرزا محمد صادق صاحب لاہور
۱۳۔ غلام محمد صاحب جہلم	۳۹۔ حافظہ محمد علی صاحب کوریا	۶۴۔ میاں امام الدین	۹۱۔ سید محمد علی صاحب قادیان
۱۴۔ چوہدری محمد الدین صاحب جہلم	۴۰۔ سید ناصر علی صاحب قادیان	۶۵۔ میاں جمال الدین	۹۲۔ مفتی نسیم علی صاحب لاہور
۱۵۔ زید علی صاحب جہلم	۴۱۔ سید فضل شاہ صاحب	۶۶۔ میاں فیروز الدین	۹۳۔ میاں بی بی فخر صاحب لاہور
۱۶۔ اختر محمد فضل علی صاحب قادیان	۴۲۔ سید غلام غوث صاحب	۶۷۔ مولوی غلام امام صاحب قادیان	۹۴۔ مولوی جمال حسن صاحب پشاور
۱۷۔ دو خان علی صاحب قادیان	۴۳۔ ڈاکٹر زکریا صاحب افغان	۶۸۔ مولوی محمد بخش صاحب کلکرمیا	۹۵۔ شیخ رحمت اللہ صاحب لاہور
۱۸۔ الطاف خان صاحب قادیان	۴۴۔ بابو محمد علی صاحب قادیان	۶۹۔ شیخ عبدالرحمن	۹۶۔ شیخ عبدالرحمن صاحب لاہور
۱۹۔ خورشید خان صاحب قادیان	۴۵۔ ڈاکٹر محمد علی صاحب قادیان	۷۰۔ شیخ کریم علی صاحب سیالہ	۹۷۔ شیخ عبدالرحمن صاحب لاہور
۲۰۔ سید محمد علی صاحب قادیان	۴۶۔ سید محمد علی صاحب قادیان	۷۱۔ بابو رشید صاحب سیالکوٹ	۹۸۔ مولوی غلام احمد صاحب سیالکوٹ
۲۱۔ قاضی سید حسین صاحب قادیان	۴۷۔ سید محمد علی صاحب قادیان	۷۲۔ بابو شادین صاحب سیالکوٹ	۹۹۔ شیخ فضل علی صاحب سیالہ
۲۲۔ مولوی میر محمد سید صاحب کوریا	۴۸۔ مولوی شہر علی صاحب قادیان	۷۳۔ حاجی طائر صاحب قادیان	۱۰۰۔ شیخ ملا بخش صاحب لاہور
۲۳۔ مولوی شادین صاحب قادیان	۴۹۔ مولوی عبداللہ صاحب قادیان	۷۴۔ سید محمد علی صاحب قادیان	۱۰۱۔ شیخ غلام حیدر صاحب سیالکوٹ
۲۴۔ مولوی محمد علی صاحب قادیان	۵۰۔ مولوی عبداللہ صاحب قادیان	۷۵۔ مولوی عزیز بخش صاحب قادیان	۱۰۲۔ مولوی عزیز بخش صاحب قادیان
۲۵۔ شیخ نواز احمد صاحب قادیان	۵۱۔ میاں عبدالرحیم	۷۶۔ محمد سید علی صاحب قادیان	۱۰۳۔ محمد سید علی صاحب قادیان
۲۶۔ مولوی عبدالرحیم	۵۲۔ مولوی عبدالرحیم	۷۷۔ مولوی عبدالرحیم	۱۰۴۔ مولوی عبدالرحیم

۱۰۵- حکیم مزاحه بخش صاحب لاهور	۱۳۳- مولوی عالمگیر خان سندھ	۱۰۶- مولوی غلام حسین پیکش ^{۱۸۱}	۱۸۹- چوہدری صادق علی تحصیلدار
۱۰۶- منشی مہر دین بٹاری کوہل	۱۳۴- مہتری علی بخش فرید کوٹ	۱۹۰- ماسٹر محمد طفیل شاہ قادیان	۱۹۰- حکیم فضل الرحمن مبلغ افریقہ
۱۰۷- حکیم محمد قاسم شاہ لالہ موہی	۱۳۵- اہلیہ سترہ شاہ موصوت	۱۹۱- ڈاکٹر شاہ نواز سیالکوٹ	۱۹۱- ڈاکٹر محمد رمضان سرگودھہ
۱۰۸- حاجی مفتی گلزار محمد شاہ	۱۳۶- ڈاکٹر عبدالمجید کچھولہ دیوبند	۱۹۲- حافظہ عبدالعزیز بخاری	۱۹۲- چوہدری محمد اسحاق کھیمہ باجوہ
۱۰۹- مرزا حسین بیگ کوہا صاحب بٹ	۱۳۷- شیخ علی اظفر صاحب	۱۹۳- پیر منظور محمد قادیان	۱۹۳- ای ملک مظفر پور بہار
۱۱۰- مفتی اللہ تاج صاحب کیکوٹ	۱۳۸- مفتی محمد دین شاہ کھاریان	۱۹۴- مفتی گل محمد لنگہ کیکوٹ پور	۱۹۴- بابو علی حسن شاہ سندھ
۱۱۱- مولوی محمد عبد اللہ بٹاری	۱۳۹- میاں غلام نبی شاہ پور	۱۹۵- شیخ نیاز احمد گوجرانوالہ	۱۹۵- فہیمہ بیگم شاہ جہانپور
۱۱۲- بابو فخر دین کھوکھڑا سیالکوٹ	۱۴۰- شیخ فضل احمد شاہ	۱۹۶- بابو غلام حسین لدھیانوی	۱۹۶- اہلیہ چوہدری مبارک احمد کوٹ
۱۱۳- ڈاکٹر عطاء اللہ شاہ موصوت	۱۴۱- اہلیہ شیخ صاحب موصوت	۱۹۷- سیچہ علی محمد سکندر آباد	۱۹۷- چوہدری فتح محمد سیال
۱۱۴- بابو نظام الدین شاہ پور	۱۴۲- ڈاکٹر سید محمد دین کوٹ	۱۹۸- ڈاکٹر سید محمد نیت عبداللہ شاہ	۱۹۸- ڈاکٹر سید زلال الدین احمد افریقہ
۱۱۵- بابو عبد العزیز بٹاری سیالکوٹ	۱۴۳- بچکان ڈاکٹر شاہ موصوت	۱۹۹- بابو فضل دین اوور پور	۱۹۹- مولوی عبدالغفور قادیان
۱۱۶- بابو محمد وزیر شاہ قادیان	۱۴۴- ڈاکٹر فضل الدین افریقہ	۲۰۰- سیچہ اسماعیل آدم بمبئی	۲۰۰- حافظہ الزہراء المیہ
۱۱۷- مولوی قدرت اللہ سندھ	۱۴۵- اہلیہ ڈاکٹر شاہ	۲۰۱- ڈاکٹر غلام مصطفیٰ لاهور	۲۰۱- مرزا محمد علی جوہر کوٹاہ
۱۱۸- میاں الدین بٹاری پٹواری	۱۴۶- بچکان	۲۰۲- سید غلام حسین رشتک	۲۰۲- مولوی عبداللطیف شاہ کنگ
۱۱۹- راجہ علی محمد شاہ افسر مال پور	۱۴۷- شیخ احمد شاہ صاحب شہرہ	۲۰۳- سیدہ حمیدہ خاتون مظفرنگو	۲۰۳- سیدہ لطیفہ بیگم قادیان
۱۲۰- خان بہادر شیخ محمد حسین ٹیکہ	۱۴۸- قاضی عبداللہ شاہ قادیان	۲۰۴- ماسٹر محمد ابراہیم شاہ سکندر آباد	۲۰۴- ڈاکٹر بی بی فاطمہ خاتون
۱۲۱- ڈاکٹر سید لایت شاہ افریقہ	۱۴۹- مولوی محمد علی بخاری جھنگ پور	۲۰۵- بی بی محمد شریف قصور	۲۰۵- مولوی عبدالعظیم کٹی پور
۱۲۲- شیخ نور علی شاہ کوٹہ افسانہ	۱۵۰- بابو محمد عبدالغفور پور	۲۰۶- بابو محمد وزیر شاہ لاهور	۲۰۶- بابو محمد وزیر شاہ لاهور
۱۲۳- شیخ مشتاق حسین گوجرانوالہ	۱۵۱- ڈاکٹر فضل کریم قادیان	۲۰۷- مولوی مفتی دین دین قادیان	۲۰۷- مولوی مفتی دین دین قادیان
۱۲۴- خانقاہ فرنگی شاہ قادیان	۱۵۲- سیچہ عبداللہ شاہ سکندر آباد	۲۰۸- چوہدری نور احمد شہر قادیان	۲۰۸- چوہدری نور احمد شہر قادیان
۱۲۵- سید بیگم اہلیہ صاحبہ موصوت	۱۵۳- اہلیہ	۲۰۹- شیخ عبدالحمید شاہ سندھ	۲۰۹- شیخ عبدالحمید شاہ سندھ
۱۲۶- ڈاکٹر اللہ عظیم اہلیہ دوم	۱۵۴- سیچہ عبداللہ دین	۲۱۰- ڈاکٹر بی بی اہلیہ بھائی چوہدری	۲۱۰- ڈاکٹر بی بی اہلیہ بھائی چوہدری
۱۲۷- ڈاکٹر سید عبداللہ شاہ	۱۵۵- بابو محمد رفیع اوور پور قادیان	۲۱۱- مولوی عبدالغفور خان	۲۱۱- مولوی عبدالغفور خان
۱۲۸- اہلیہ ڈاکٹر شاہ موصوت	۱۵۶- مولوی محمد الدین میاں شہرہ	۲۱۲- صاحبہ ناظر بیگم امان قادیان	۲۱۲- صاحبہ ناظر بیگم امان قادیان
۱۲۹- ڈاکٹر حشمت اللہ قادیان	۱۵۷- بچکان	۲۱۳- راز احمدی جھنگ	۲۱۳- راز احمدی جھنگ
۱۳۰- خانقاہ برکت علی شاہ	۱۵۸- حافظہ عبدالرحیم بخاری	۲۱۴- بابو عبد الرحمن انبالہ	۲۱۴- بابو عبد الرحمن انبالہ
۱۳۱- مولوی عبدالرحیم بٹاری	۱۵۹- بابو محمد حسین قادیان	۲۱۵- حاجی میاں بخش	۲۱۵- حاجی میاں بخش
۱۳۲- حاجت احمد بیگوس	۱۶۰- شیخ عبدالرحمن قادیان	۲۱۶- میاں عبدالرشید شاہ	۲۱۶- میاں عبدالرشید شاہ

باپ کی عزت

حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنایا کرتے تھے کہ کسی ہندو نے بڑی تکلیف برداشت کر کے اپنے لڑکے کو بی۔ اے یا ایم۔ اے کرایا۔ اور اس ڈگری کو حاصل کرنے کے بعد وہ ڈپٹی ہو گیا۔ آجکل ڈپٹی ہونا کوئی بڑا اعزاز نہیں سمجھا جاتا۔ لیکن پہلے وقتوں میں ڈپٹی ہونا بھی بڑی بات تھی۔ اس کے باپ کو خیال آیا کہ میرا لڑکا ڈپٹی ہو گیا ہے۔ میں بھی اس سے مل آؤں۔ چنانچہ جس وقت وہ ہندو اپنے بیٹے کو ملنے کے لئے مجلس میں پہنچا۔ تو اس وقت اس کے پاس وکیل اور بیرسٹر وغیرہ بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ بھی اپنی غلیظ دھوتی کے ساتھ ایک طرف بیٹھ گیا۔ باتیں ہوتی رہیں کسی شخص کو اس غلیظ آدمی کا بیٹھنا برا محسوس ہوا۔ اور اس نے پوچھا کہ ہماری مجلس میں یہ کون بیٹھا ہے ڈپٹی صاحب اس کی یہ بات سن کر کچھ جھینپ سے گئے۔ اور شرمندگی سے بچنے کے لئے کہنے لگے۔ یہ ہمارے ٹہلیا ہیں۔ باپ اپنے بیٹے کی یہ بات سن کر غصے کے ساتھ چل گیا۔ اور اپنی چادر منجھالتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا۔ جناب میں ان کا ٹہلیا نہیں۔ ان کی ماں کا ٹہلیا ہوں ساتھ والوں کو جب معلوم ہوا کہ یہ ڈپٹی صاحب کے والد ہیں۔ تو انہوں نے اس کو بہت لعن طعن کی۔ اور کہا کہ اگر آپ ہمیں بتاتے تو ہم ان کی مناسبت تعظیم و تکریم کرتے۔ اور ادب کے ساتھ ان کو بھانجے۔

(تفسیر کبیر علی گڑھ ۲۸۳)

گوہر۔ عالیجناب الفقار علی خاں صاحب رامپور

اگر زندہ کرامت ہے تو ہے بس ان فیروں میں
کبھی اسے زائد و بیٹھو تو ان روشن ضمیروں میں
وہ ہے تیرے شیردوں میں ایسے کچھ شیروں میں
پڑا ہے یادہ انگور ان رسب کے شیروں میں
جو تم ہو لا جوابوں میں تو ہم میں بنے نظروں میں
نصا سمٹے ہوئے بھی ہے اس زرخش کے تیروں میں
یہ اُسید رمانی آٹے ہم کیوں اسیروں میں
جیا کی خیر ہو بڑھ صب بھنی سہان شہریں میں

کیا ہے منتخب پیرمٹاں کو تم نے پیروں میں
یہ میخواروں کی صحبت اور سے کچھ اور کر دیگی
تیری صحبت میں آئینہ میرے پہلو میں دل میرا
یہ بدست ازل ہیں بند اسے واعظانہ پھولے
تمہیں ناز اپنی صورت پر ہمیں اپنی طبیعت پر
تمہاری آنکھ سے آنکھیں لڑائے جس کی شامت
مصائب قیدی کے ہم کو اسے تقدیر کیا کم تھے
سجود آرزو لیے قید جوش حسن بے پردہ

مجھ کیا خوف اسے گوہر غلام قادیانی ہوں
خدا کے فضل سے ہے دست احمد و تکیوں میں

اپنے حبیب کی یاد میں ذکر حبیب

حضرت شیخ موصوف علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ربیع الآخر ۱۳۶۶ھ مطابق ۲۶ مئی ۱۹۰۹ء بروز منگل
 بوقت ۱۰ بجے دن کے بمقام لاہور برہمکان ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب سال ہوا۔ چونکہ آپ ایک ماہ کی
 بعد اہلیت اور خدام لاہور میں مقیم تھے۔ اسی اثناء میں آپ کا ایک لکچر ہونا قرار پایا۔ چنانچہ وہ مصنفین (پیام صلح)
 اپنے ٹکھنا شروع کیا۔ اور ۲ مئی پر کے دن آپ فریسا سارا دن ہی لکچر لکھتے رہے۔ شام تک اس مضمون کو ختم
 کر ڈالا۔ چونکہ آپ کو اسہال کی بیماری بہت دیر سے تھی اور جب بھی آپ باشی کام زیادہ کرتے تو یہ دورہ
 آپ کو بوجھایا کرتا تھا مگر اس دفعہ یہ دورہ ایسا سخت ہوا کہ اسکو طبیعت پر اثر نہ کر سکی۔ زیادہ حالت
 نازک ہوئی گئی اگرچہ علان ہوتا رہا۔ آخر حصہ رات میں آپ بہت یہ کہتے رہے: اے میرے پیارے۔ اے
 میرے پیارے اے میرے پیارے اللہ! مجھ کی اذان کان میں بڑی تو پھچھا" صبح کا
 وقت ہو گیا؟" باوجود نا طاقی اور کمزوری کے نماز ادا کی اور اسی حالت میں اپنے پیارے کو جاملے حضرت
 ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جماعت کیلئے قابل رشک غور نہ دکھایا۔ نام اہد جزع فرخ کی بجائے یہی
 کہنی تھیں: اے وحی و قدیم خدا۔ اے میرے پیارے خدا۔ اے قادر مطلق خدا! تو ماری مدد کر۔ تو میں نہ چھوڑوں
 حضرت ماجزہ میرزا بشیر الدین محمود احمد علیہ السلام نے بھی نہایت مہربانستغالی کا غور نہ دکھایا۔ الغرض حضرت
 اقدس کی تجریم و تکفین دواڑھائی نیچے تک ہوئی رہی۔ تین نیچے ایک کثیر جماعت اٹھ تین حضور کا جنازہ پڑھا جاکر
 کے قریب ٹیشن پراجیا اپنے کندھوں پر حضور کا جنازہ لائے چونکہ گاڑی ریزرو کا انتظام کیا تھا ۷ بجے شام نامو
 سے روانہ ہو کر بعد اہل بیت و خدام روانہ ہو کر۔ ۱۰ بجے رات ۱۱ بجے بعض ہمراہیوں کے نام درج کیے جاتے ہیں:-
 سید عبدالجبار برہمی۔ پیر منظور محمد۔ اہلیت حضرت اقدس میرہ ماجزہ اگان۔ حضرت میر ناصر نواب۔ میر محمد اسحق۔ خواجہ کمال الدین
 ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ۔ مفتی محمد صادق عطر دین۔ عبدالعزیز نقل۔ مفتی فضل الرحمن موداہدیت۔ عبدالکرم کپاڑو۔
 ڈاکٹر زنا یعقوب بیگ حضرت مولوی نور الدین۔ سید محمد حسن۔ حافظ احمد اللہ حکیم محمد حسین قریشی۔ بابو نظام محمد علیہ السلام
 شیخ رحمت اللہ۔ نواب صاحب۔ حامد علی۔ میر محمد سعید۔ نور الدین سوداگر۔ مرثیہ پور چودھری فتح محمد۔ بابو خدائی
 ملک مبارک علی۔ عرب خدائی۔ چوہدری ضیاء الدین۔ عبدالحمید نظر اللہ۔ ولی اللہ عبدالرحمن وغیرہ طالب علمین علامہ
 محمد عارف۔ نقا محمد سید محمود عالم۔ شیخ کریم اللہ۔ سید حیدر شاہ۔ الہی بخش۔ منشی عزیز الدین۔ عبداللہ نعیم۔
 مرزا عبدالغنی۔ عبدالعلی۔ محمد علی۔ محمد رفیع۔ شادی خان۔ جلیل احمد مولوی عبدالستار احمد نور۔ ذر محمد محمد حسین
 کاتب۔ سید گلزار حسین۔ قاضی محمد ظہور الدین اکمل۔ عبدالحی طالب علم۔ محمد صادق طالب علم۔ مرزا محمد اسمعیل۔
 نور احمد۔ عبدالرحمن۔ بابو محمد اشرف بی۔ اے اسٹر محمد شریف بی۔ اے ڈاکٹر بچے صبح خاویان اپنے جنازہ میں
 اکثر مقامات مثلاً لاہور۔ امرتسر۔ گجرات۔ دہلی۔ لاہور۔ کپور تھلہ۔ کک کے لوگ شریک
 تھے دفن کر لیے پہلے بالاتفاق کلی جماعت احمدیہ نے حضرت مولانا مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ کو اپنا امام و خلیفہ مانا
 اور تمام مرد زن نے آپ کے اقد پر بیعت کی۔ عصر کی نماز سے پہلے جنازہ پڑھا گیا۔ تمام دوستوں کو زیارت کرائی گئی۔
 قریباً بارہ سو کے مرد و زن موجود تھے اس کے بعد آپ کو قبر میں رکھ کر خدا کے سپرد کیا:۔
 رَاٰنَا اِلٰہُ وَاِنَّا اِلٰہُ رَاٰجَعُوْنَا

یادِ حبیب میں روحانی ترانہ

مرقومہ عالیحضرت ڈاکٹر سید محمد اسحاق صاحب مول برحق قادیاں

جیناں کہ اس جہاں میں سیح زماں رہے
مردوں میں جان ڈالتے اذنِ خدا سے تھے
تشنہ لبانِ شربت دیدار کے تھے
بلبل کو روئے گل سے شناسا کیا کئے
اخلاص و صدق و عشق کے انکے زمانہ میں
اہلِ وفا کی ایسی جماعت بنا گئے !

مہرِ مبین خاص پر انعام الہی

ہم تم بھی ساتھ تھے کبھی اسے مہرِ مال ہے
ہم شہرِ گام اور وہی نیمِ جاں رہے
عمریں گزر گئیں کہ جہاں کے تہاں رہے
کئے رہے۔ مدینے رہے۔ قادیان رہے
کس کو پڑی کہ سنشامری دکستاں رہے
منزل کہاں تھی اور پڑے ہم کہاں رہے
ہم مجناں لہ جرس کارواں رہے

احمدی مجاہدین و مبلغین

صد آفریں ہے تم پر گروہِ محبا ہدیں !
وہ نورِ قادیان ہیں نازل ہوا تھا جو
پہنچا ہے کوئی لندن و امریکہ۔ کوئی مصر
مشعل کو لیکے نورِ ہدایت کی ہستدیں
تیار ہو رہے ہیں ابھی اور عسکری
ہے اک طرف اگرچہ ہجرت بھی ساتھ رہا
یارانِ تیز گام نے محل کو جا لیا

اخلاص جماعت احمدیہ

اسے عامی جماعت احمدیہ! زہے نصیب
مفلح ہے یا امیر۔ تجھے غدر کچھ نہیں
خاںِ حق کی ذیل میں تیرا شمار ہے
کھلتی اگر بیجیب تری یار یار ہے

پڑتا ہے آکے تجھ پہ ہی آخر جو بار ہے
پر آج تیرے پیسوں پہ دیں کا مدار ہے
اور تیری ہمتوں کا قیصر منار ہے
اور عین سلسلہ کا یہ رب کار و بار ہے
یہ خاص تجھ پر چشم عنایات بار ہے
پھر بھی سمجھ رہے ہو کہ باقی ادھار ہے
اب صرف چشم پوشی پر اس کی مدار ہے
آنا زباں پر شعر پہی بار بار ہے
ہم محو نالہ جزس کار و دل رہے

یارانِ تیر گام نے محل کو چاہا
مقبرہ بہشتی کے درجہ میں

اے ساکنانِ مقبرہ! تم پر ہوم حب! تم کو بھی تم ہوئے نہ دربار سے جدا
دے دے کے نقد جان خریدایتربہ خاص
سودا قسم خدا کی۔ یہ سست بہت کیا
اور دوسری بہشت یہ پہلو ہے یار کا
یا اگر ملے تو حد سے زیادہ ہو خاصا
کچھ نہیں حسرتوں سے یہ آئسو بہا بہا
یارانِ تیر گام نے محل کو چاہا
ہم محو نالہ جزس کار و دل رہے

دعا بدرگاہِ رب الوداد

اے انکیر میرے واقف اسرار ہو تمہی
کوئی نہیں جو رنجِ عالم سے کسے رہا
دروازہ اور کوئی بھی آنا نہیں نظر
تم سا کسی میں حسنِ گلوسوز ہے کہاں
ہاں ہاں اٹھتے یہ پردہ۔ نظر ایک ہر کی
لینے کا اس متاع کے کس کو ہے حوصلہ
اعمال ہیں نہ مال نہ کوئی شفیع ہے
تم سے نہ گزریں تو کہوں کس سے جا کے اور
اب لا ج میری آپسے اٹھوں ہی ہے فقط
در اندہ رہ گیا ہوں غضب تو یہی ہوا

یارانِ تیر گام نے محل کو چاہا

ہم محو نالہ جزس کار و دل رہے

پچپن سوالات

۱۰

قائلین حیات و نزول ابن مریم علیہ السلام

- سوال نمبر ۱۔ لفظ نزول ہوا حیات میں مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت وارد ہے اس لفظ سے کیا مراد لگتی ہے؟
- نمبر ۲۔ لفظ رجوع اور نزول میں کیا فرق ہے؟
- نمبر ۳۔ کوئی شخص گیا ہوا اگر لوٹ کر آوے تو اس کے متعلق عربی فارسی اور اردو میں کونسا لفظ استعمال ہوتا ہے، یعنی رجوع اور واپسی اور بازگشت یا نزول، جو ملاحظہ اور مثال و محاورہ زبان ہونا چاہیئے۔
- نمبر ۴۔ لفظ بعث اور خروج اور نزول میں فرق باہمی کیا ہے؟
- نمبر ۵۔ مسیح ابن مریم کے واسطے بعث اور رجوع کے واسطے لفظ استعمال کیا جائے گا؟
- نمبر ۶۔ اگر زمین سے ہوگا۔ تو آپ کو کہاں سے معلوم ہوا۔
- دو۔ اگر آسمان سے ہوگا تو آسمان کی قید کس لفظ سے ثابت ہے؟
- نمبر ۷۔ اور یہ نزول بحیم خاکی ہوگا یا محض روحانی، اگر قالب خاکی ہوگا تو یہ کس لفظ سے مفہوم ہوتا ہے؟
- نمبر ۸۔ کس حیثیت اور ہئیت سے ان کا نزول ہوگا۔ یعنی کسی سواری کے ذریعہ اتریں گے یا آزاد کر تشریف لائیں گے یا کسی اور طرز سے جواب مفصل ہو؟
- نمبر ۹۔ کس وقت یہ نزول ہوگا۔ رات میں ہوگا یا دن میں ہوگا؟
- نمبر ۱۰۔ کس مقام پر نازل ہوں گے آیا کسی مکان پر یا خاص فرش زمین پر؟
- نمبر ۱۱۔ یہ شان نزول کوئی شخص بحیثیت خود بھی دیکھے گا یا نہیں؟
- نمبر ۱۲۔ اہل زمین کو ان کے عجیب و غریب نزول کا پتہ قبل از نزول ہو سکے گا تا کہ وہ استقبال کے لئے جائے نزول پر جمع ہو جائیں؟
- نمبر ۱۳۔ اگر ہو سکے گا تو کیا مہند پنجاب۔ ایران۔ جاپان۔ روم۔ افغانستان۔ چین۔ افغانستان۔
- یورپ و ترکستان وغیرہ کے سب مسلمان جائے نزول پر جمع ہو جائیں گے؟
- یا کسی خاص شہر یا مقام کے لوگ ہی وہاں پہنچیں گے؟
- نمبر ۱۴۔ اگر نہیں ہو سکیگا۔ تو پھر جن لوگوں نے اس طرح ان کا نزول نہیں دیکھا وہ کس طرح ان کی تصدیق کر کے ان کو آسمان سے اُترا ہوا تسلیم کریں گے۔
- خصوصاً علی گڑھ وغیرہ کے کالجیٹ اور امت مسلمہ کے مولوی فاضل؟
- نمبر ۱۵۔ جن دو فرشتوں کے ذریعہ اتریں گے، وہ فرشتے دوسرے لوگوں کو بھی نظر آئیں گے یا نہیں؟
- نمبر ۱۶۔ وہ فرشتے اپنی اصل شکل میں ہوں گے یا متشکل بشکل دیگر، اور دیگر شکل کیا ہوگی؟
- نمبر ۱۷۔ اگر اصلی شکل میں ہوں گے تو کیا سوائے انبیاء کے فرشتوں کی اصلی شکل بھی نظر آ سکتی ہے اور آئی ہے یا نہیں؟
- نمبر ۱۸۔ اگر متشکل بشکل دیگر ہوں گے

تو ان کے فرشتے ہونے کا ناظرین کو
کیونکر یقین ہوگا؟

نمبر ۲۰ - وہ ہمیشہ حضرت مسیح کے
ساتھ رہی رہیں گے یا صرف زمین پر
ہی پہنچا کر واپس چلے جائیں گے؟

نمبر ۲۱ - وہ زرد چادریں پوش
اور وہ کراچیگا وہ چادریں مسیح

ابن مریم وقت صعود زمین سے
اڑے ہوئے آسمان پر گئے تھے

یا آسمان سے جدید لیکر آئیں گے
یا بوقت نزول زمین دالے زنگوا کر

ان کے لئے نذر کریں گے؟

نمبر ۲۲ - بعد نزول تاوانات انکا
دی آسمانی چادریں لباس رہے گا۔

یا دوسرا لباس تبدیل کریں گے؟

نمبر ۲۳ - ایک اسم کا اطلاق دوسرے
شخص پر بوجہ کس مشابہت یا لاوفا

کے جائز ہے یا نہیں؟

نمبر ۲۴ - کیا مشابہت اور مماثلت
تاثر کیلئے الفاظ مثل یا مانند مشابہ

یا کات تشبیہ یا استعارہ کا بیان
بھی ضروری ہے؟

نمبر ۲۵ - کوئی مثل اصل سے
افضل بھی ہو سکتا ہے یا نہیں؟

اصطلاح شرعی ہونی چاہیے ہوشیار
سے منتقل ہو)

نمبر ۲۶ - رسول اور نبی میں کچھ فرق
ہے یا ہر دو ایک ہی ہیں۔ یعنی ہر نبی

کو رسول اور ہر رسول کو نبی کہہ سکتے ہیں
یا نہیں۔ اور نبوت کے لئے رسالت

لازمی ہے یا رسالت کیلئے نبوت؟

سوال نمبر ۲۷ - امام اور نبی اور خدا
اور ولی میں کیا ناہ امتیاز ہے؟ آیا

ہر نبی امام محدث اور ولی ہوتا ہے یا
بمحدث نبی اور ولی اور امام ہوتا ہے

یا ہر ولی محدث اور امام ہوتا ہے؟

نمبر ۲۸ - نبوت کے لوازمات کیا کیا
ہیں جن سے تحقق نبوت ہوا یا یا

بصورت تفریق نبوت و رسالت، رسالت
کے لوازمات کیا کیا ہیں؟

نمبر ۲۹ - وہ لوازمات کسی حالت
یا زمانہ میں انبیاء و رسل سے متعلق

بھی ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ اگر ہو سکتے
ہیں تو کن حالتوں میں ہو سکتے ہیں؟

نمبر ۳۰ - وحی غیر نبی کی طرہ سے بھی
ہو سکتی ہے یا نہیں اگر ہو سکتی ہے تو

کس قسم کی وحی کہلاتی ہے یعنی وحی
نبوت و رسالت و وحی ولایت یا

کچھ اور نام اس وحی کا اصطلاح
میں رکھا گیا ہے؟

دیا جو کچھ بھی اس دوسری وحی کا
نام ہو) بلحاظ کلام الہی ہونے کے

کیا فرق ہے اور بوجہ غیر نبی کی طرہ
وحی ہونے کے کیا فرق ہے؟

نمبر ۳۱ - انبیاء اور خدا تعالیٰ
کے درمیان پیغام رسانی کے لئے

جبرائیلؑ ہی واسطہ ہے یا کوئی اور
بھی۔ اور کبھی غیر نبی کو بھی جبرائیل

پیغام پہنچاتا ہے یا کوئی اور دیگر
طریق ان کے لئے ہے۔

نمبر ۳۲ - بعد از حضرت صلوات اللہ علیہ
وسلم وحی نبوت تا قیامت بواسطہ جبرائیل

مقطع ہو گئی ہے یا ممکن ہے پھر جبرائیل
ہو جائے اور جس پر وحی نبوت اس کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وہ باوجود
نزول وحی نبوت ضمن نبوت کا خارج

ہے یا نہیں؟

نمبر ۳۳ - آدم علیہ السلام سے لیکر
حضرت محمدؐ تک چند امتیازات لکھے ہیں

کسی نبی کی امت یا انبی است کا کوئی فرد
کسی نبی سے افضل ہوا ہے یا ہو سکتا ہے

اگر ہو سکتا ہے تو وہ فضیلت کمالی ہے
یا جزوی؟

نمبر ۳۴ - کوئی نبی ایسا بھی گذرا ہے
جسکی نبوت کا دورہ امت محمدیہ کی تاریخ

سے باوجود نبی اللہ ہو نیکی کم ہو اور اس کی
خواہش ہو کہ وہ امت محمدیہ کا ایک امتیاز

بنایا جائے تاکہ وہ نبوت سے افضل درجہ	مراد ہے کیا عام مسلمان کا نیازہ مسلمان ہی نہیں	یا تو وہ نماز زمانہ سر مشابہا پڑھیں یا اس
حاصل کرے؟ نمبر ۳۳۔ ایک ہی وقت اور	پڑھا کرتے، اللہ و یا عیسیٰ پڑھا کرتے ہیں جو	سری پڑھا کرتے، انھیں یاد بارہ نزل
حکام اور ایک ہی زمانہ میں دو امام متراض	غیب خبر دی گئی آخر اس میں عہدی کیج کی	قرآن پڑھ کر دینی انجیل زبان میں ہوگا جس وہ
است۔ مہر کیلئے ہو سکتے ہیں یا نہیں؟	مخصوصیت اور کوئی فضیلت ہوگی کہ مسلمان ان کا	ذکر نہ کرنا چاہیے۔ نمبر ۵۳۔ سچ کے نزول
نمبر ۳۳۔ عہدی اور سچ ابن مریم کے لئے	نیازہ پڑھیں گے مہر ۳۳۔ اور یہ ہوگا	کے بعد اور دفات قبل اور دفات کے بعد
کیا ان جو گئے یا کم دشمن؟ نمبر ۳۴۔ ہر دو	سچ کو بعد دفات انحضرت صلعم کی قبر میں	انسان ذیل آیات (جو حیات اور نزول سچ
کی موجودگی میں امت محمدیہ کی اطاعت	کوئی سچ کیلئے حضور اور کا تہ کر کر اور	کیلئے آپ کے زعم میں مہر میں) کے کیا
مستقل کی مختلف ہوگی اور ان میں حاکم کرن	معاذ اللہ تفرکہ کر دوں میں ایک قبر میں فن ہوگی	مسنی کرینگے۔ اور خود سچ بوقت نکاح کیا
ہوگا اور حکوم کو ان یا عہدی اور سچ ایک	بابا ہر کہ جانب کی رنگ دکان سچ کی نشانی	مسنی کیا معنی کرینگے (۱) یعنی راقی
بہن شخص ہوگا؟ نمبر ۳۵۔ دونوں کے بعد	مہر ملے اللہ علیہ وسلم کی قبر میں وال دینگے	مستوفیات و راقیات (ب) بل راقیہ
نزول کا ایک ہی وقت ہوگا یا وہ آگے پیچھے	ایک تہ کی جگہ روضہ مبارک میں پہلے سے	اللہ اللہ (ج) وان وقت اقل
ہونگے اگر آگے پیچھے ہونگے تو کتنے عہد کا ایک	رہی ہوگی۔ چہ عہد کہ سب عوام ان میں اور	الکتاب الکیوینتیم قبل نزول
دوسرے میں نافذ ہوگا؟ نمبر ۳۶۔ ان دونوں	چھوٹا خیال تمام ہے جنہوں نے روضہ مبارک	اللہ یسینی استراؤیل راقی رسول
میں افضل کون ہوگا اور مفصل کون اور کیا	دیکھا تو میں کہ وہاں کسی تہ کی جگہ نہیں	اللہ انکم مفضلہ فاما لین بدین
میں کون ہوگا اور امتی کون؟ نمبر ۳۷۔	مرد و عورت ہے، ہر کسی لغت سب ثابت نہیں	من الثورات و مہر رسول
سچ ابن مریم کی نبوت بوقت نزول یا سابق	جائے میں مہر ۳۷۔ عہدی کی حکم قرانی	یاقی حیت بعدی اسمہ احمد
جوانی یعنی امتی یا بعد نبوتی یا کائنات	مسند شرعی کو مشورے کر سکیں گے یا نہیں؟	(ک) و بڑا ہوا اندر قی و لم یجعلوا
لذات میں سے مشرف ہونگے یا جو تک مصلی	نمبر ۳۸۔ سچ ابن مریم کا دعویٰ بعد نزول	انجیل و اشقیاء۔ نمبر ۳۸۔ سچ کس غرض
ہوگا ان میں گئے؟ نمبر ۳۹۔ ان میں پہلے	ثبت کیا ہوگا یعنی نبوت و رسالت کا یا امتی	امور اور رسول نبی اسرئیل کی طرف ہونگے
کون کا انتقال ہوگا؟ نمبر ۴۰۔ مرد و کی و	ہوینگا؟ نمبر ۴۰۔ کوئی نبی اپنی نبوت کی کسی	اور کتنے سال ان میں رسالت کرتے رہے اور
تک کوئی مذہب غیر اسلام کے دوزخ میں پڑے	حالات یا زمانہ میں مہر ۴۰۔ نبوت ہے نہیں	کس عمر میں آسمان پر چلے گئے اور کس عمر میں
رہے گا یا کچھ لوگ غیر مذہب کے پیر بھی باقی ہو	نمبر ۴۱۔ ہر نبی اور امام اور خلیفہ اور امور	نازل ہونگے۔ نمبر ۴۱۔ بعد نزول سچ
ہوں گے؟ نمبر ۴۲۔ تمام مذہب کو اور کیا	من اللہ پر اپنے مفسد کا اعلان فرض ہے	اگر کوئی دجی من جابا اللہ سچ پر نازل ہوگی
و سچ بندہ پر تو ار جہاد و شاکر جہاد اسلام	یا اخلاصے غضب ضروری ہے؟ نمبر ۴۲	تو اس جی پر مسلمانوں کو ایمان لانا ضروری
داخل کرینگے یا غیر نبوت یا غیر مہر ۴۲	قرآن مجید در احادیث کا علم سچ کو کس طرح	ہوگا یا نہیں اور وہ دجی علاوہ قرانی
سچ کی یا نبوت ہوگا یا کہ وہ فتنہ ہونگے اور	سازگار کیا کہ عربی زبان پر اور سچ کی	دجی کے ہوگی یا قرآن کی ہی دجی ہوگی اور
مسلمان ان کے نیازہ کی نماز میں سے اس کی	مادری و اصلی زبان عبرانی و سریانی و کلاسی	جو اسکا انکار کر گیا وہ کافر ہوگا یا مسلمان ہی ہوگا

نمبر ۴۲۔ سچ کی یا نبوت ہوگا یا کہ وہ فتنہ ہونگے اور مسلمان ان کے نیازہ کی نماز میں سے اس کی

ایک عمریت مکالمہ

اس زمانہ میں جبکہ مسلمانوں پر قرآن شریف کی محبت بہت ہی غالب تھی بعض عورتیں بھی قرآن کریم سے ایسا عشق رکھتی تھیں کہ غیر قرآن شریف کی عبارت کے کوئی کلمہ اپنے منہ سے نہ نکالتی تھیں اور تمام کاروبار ہی طرح سر انجام دیتی تھیں۔ چنانچہ عبداللہ بن مبارک کا ایک عورت ام مہجلی سے جو اپنے قافلہ سے بھڑ لگی تھی جو مکالمہ ہوا۔ اس میں سے کچھ درج ذیل کیا جاتا ہے اس سے ظاہر ہوگا کہ عرب کی عورتیں کسی فاضلہ عالمہ تھیں۔

عبداللہ - اَللّٰهُمَّ عَلَيَّ بِرَحْمَتِكَ اِنَّكَ اَكْرَمُ الرَّاحِمِيْنَ - اُم مہجلی - سَلَامٌ قَدْ لَاقَيْتِ رَبَّ الرَّحْمٰنِ
عبداللہ - خدا تعالیٰ پر رحم فرما کہ تیرا ہیال کس طرح کھڑی ہو؟ اُم مہجلی - وَمَنْ يُفْلِلِ اللّٰهُ فَلَآ هَادِيَ لَهُ -
میں سمجھا کہ وہ قافلہ سے پیچھے رہ گئی ہے۔ اس سے دریافت کرنا چاہا۔

عبداللہ - تم کہاں کا ارادہ رکھتی ہو؟ اُم مہجلی - سُبْحَنَ الَّذِیْ اَسْتَوٰی بِعَبْدِهِ لَیْسَ لَآئِمِنَ الْمُسْتَعِیْدِ
الْعَزَّوَجَلَّ اِلَّا التَّوْبَةُ اِلَیْكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ -

میں نے اس سے سمجھا کہ حج کر چکی ہے وہ اندر اس کے ساتھی بہن ام سلمہ سے ملنا چاہتی ہیں۔

عبداللہ - پھر تم کو یہاں کتنا عرصہ تھا؟ اُم مہجلی - ثَلَاثَ لَیَالٍ سَبْعِیْنَ -

تین دن کا نام سن کر مجھے حیرت ہوئی۔ عبداللہ - تم کھانا پی کھاؤں سے ہوتی ہو۔ اس تو
داوراء بھی ہوتی ہے۔ اُم مہجلی - هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ -

عبداللہ - پھر وہو کا بے سہارا کی غنیمت؟ اُم مہجلی - فَلَمْ یُعِدْ اِمَّا مَاءً فَتَقَمَّقُوا
صَبِیْحًا اَهْلًا - عبداللہ - میرے پاس کھانا ہے اگر ضرورت ہو تو حاضر کروں؟

اُم مہجلی - وَآتَمَقُوا الْفُقَرَاءُ اِلَیَّ الْقَبِیْلِ - عبداللہ - جناب یہ تو رمضان شریف کا مہینہ مبارک
نہیں ہے جو تم نے روزہ رکھا ہے؟ اُم مہجلی - وَمَنْ تَكُوْنُ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَآکِرٌ عَآئِمٌ -

عبداللہ - مگر میں روزہ افطار کرنا چاہتا ہوں۔ اُم مہجلی - اِنَّ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ
اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ - عبداللہ کہتے ہیں کہ یہ بڑا عجیب اسی طرح جواب قرآن شریف کی آیوں سے

دیتی تھیں ان میں سے اُن کے الفاظ میں طرح پر لٹکتا کرتا ہوں۔ تم کیوں نہیں کرتیں؟ اُم مہجلی - مَا یَاکُلُ
مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدُوْهُ وَتَقِیْبٌ عَمِیْدٌ - عبداللہ تم کو تعبیل سے ہوا۔ اُم مہجلی - لَا تَقْمُقُ

مَا لَیْسَ لَکَ بِہِ یَعْلَمُ اِنَّ السَّمْعَ وَابْصَرَ وَافْقُوْا دَخَلَ اَوْ لَیْسَ لَکَ اَنْتُمْ مَسْکُوْلًا -
عبداللہ - مجھ سے غلط ابھری معاف فرمائیے۔ اُم مہجلی - لَا تَقْرَبِ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ الْفِیْضُ

لَکُمْ وَهَؤُلَاءِ الرَّحِیْمِیْنَ - عبداللہ - اگر تم چاہو۔ تو تمہیں اپنی اڑھنی پر بٹھا کر قافلہ تک پہنچا دیا؟
اُم مہجلی - وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّسَّرْہُ اللّٰهُ -

جو عوام میں مقبول ہیں

خون صاف کرتی۔ خون پیدا کرتی اور دل کو تقویت دیتی ہے۔ خون کو صاف
 کرتی۔ اس کے بدن کی رنگت کو نکھارتی۔ چہرہ کے رنگ کو صاف کرتی۔ معدہ اور جگر کے
 فعل کو درست کر کے بھوک لگاتی۔ بھوڑے، پھنسی اور خارش کیلئے اکیر ہے۔ قیمت فی ٹن شیشی ڈور روپے۔

مرض اشھرا کی کامیاب اور مشہور دوا۔ حمل کا گر جانا۔ مردہ بچے پیدا ہونا۔ محبوب مفید اشھرا۔ یا پیدا ہو کر مختلف امراض سے فوت ہو جانا۔ یا لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہونا۔ مگر لڑکے فوت ہو جانا کیلئے اکبر ہے قیمت فی شیشی یا پانچ روپے۔ مکمل کورس سولہ روپیہ۔

فصل نور :- کی جو ملک، پیشاب کی کثرت، کمزوری، خواہ کسی سبب سے ہو ضعف دل و دماغ، دل کمزوری کا یقینی زود اثر مستقل علاج - قیبت فی ثبثی چار روپیہ -

مُکمل فخرست آدوبه اور شرائط اینجی ایک کارڈ لکھ کر مفت کریں !

نامشروع احسانہ ریٹرو گول بازار۔ رتبہ صنایع جھنگ